روزنامہ
وطن
بڈگام
WATTAN
The Urdu Daily

سنیچروار
22 جون 2024
SATURDAY
22-JUNE-2024

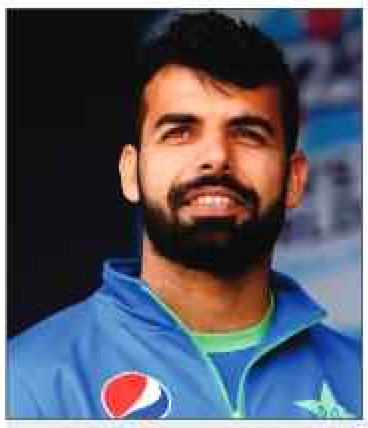

صفحہ 08 شاداب ناکامیوں کے باوجود کیوں کھیلے

صفحہ 08 کھلاڑی ڈریسنگ روم میں سو رہے تھے

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 135 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 135 ■ جلد: 14 ■

ملک بھر کے ساتھ ساتھ سرینگر میں بھی یوگا کے عالمی دن پر تقریب

وزیراعظم نریندر مودی نے کی صدارت

یوگا زیادہ سیاحوں کو جموں وکشمیر کی طرف راغب کرسکتا ہے جو مقامی لوگوں کیلئے روزگار پیدا کریگا

سرینگر/21 جون//

ملک بھر کے ساتھ ساتھ جموں کشمیر میں بھی یوگا کے عالمی دن پر تقریبات کا انعقاد ہوا۔ وزیراعظم نریندر مودی نے عالمی یوگا دن کے موقعہ پر سرینگر کے ایس کے آئی سی سی میں تقریب کی صدارت کی جس دوران انہوں نے کہا

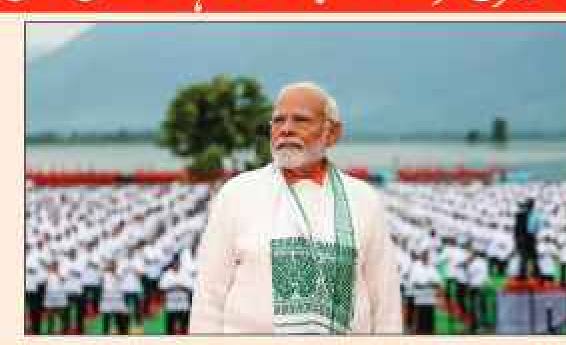

کہ یوگا زیادہ سیاحوں کو جموں وکشمیر کی طرف راغب کرسکتا ہے جو مقامی لوگوں کیلئے روزگار پیدا کریں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان نے ہمیشہ ان روایات کو پروان چڑھایا ہے جو متحد ہوتی ہیں، اپناتی ہیں اور اپناتی ہیں، اور یوگا کے ذر۔ یہ تضادات، رکاوٹوں اور مزاحمتوں کو ختم کرنے کی...101

ایل جی نے کیا جموں وکشمیر ٹریڈ شو 2024 کا افتتاح

یہ تجارتی شو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ یوٹی نے مواقع کے دور کا آغاز کیا

سرینگر/21 جون//

ایل جی لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے آج کشمیر ہیریٹیج گورنمنٹ آرٹس ایمپوریم، سری نگر میں جموں وکشمیر ٹریڈ شو 2024 کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم پائیدار ترقی اور روزگار کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے خطے کی بھرپور ثقافت، ورثے، زرعی فضیلت کو مدنظر

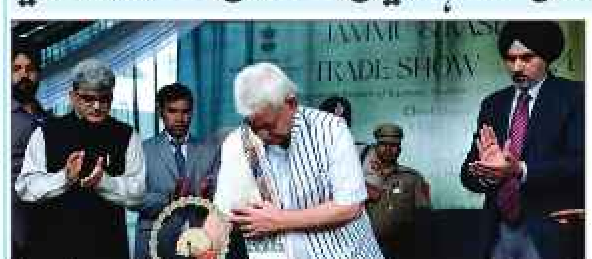

رکھتے ہوئے پالیسیاں بنارہے ہیں اور ان پر عملدرآمد کر رہے ہیں۔ ایل جی نے بتایا کہ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ایک ضلع، ایک پروڈکٹ معاشی مواقع کی حوصلہ افزائی کررہی ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق...102

جموں وکشمیر اسٹارٹ اپ کا مرکز بن رہا ہے: مودی

سرینگر/21 جون//

پی ایم مودی نے کہا کہ جموں وکشمیر اسٹارٹ اپس، اسکل ڈیولپمنٹ اور کھیلوں کا ایک بڑا مرکز بن رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جموں وکشمیر میں کھیلوں میں حیرت انگیز ٹیلنٹ موجود ہے۔ یہاں زراعت سے متعلق شعبے میں تقریباً 70 اسٹارٹ اپس بنائے گئے ہیں۔ پی ایم مودی نے کہا کہ جموں کشمیر اسٹارٹ اپ کا مرکز بنتا جا رہا ہے جہاں ہر کسی کو....103

پاکستان اور بھارت کے درمیان براہ راست

مذاکرات کی حمایت کرتے ہیں: امریکی ترجمان

سرینگر/21 جون//

امریکہ پاکستان اور بھارت کے درمیان اچھے تعلقات کو برقرار رکھنے کیلئے پرعزم ہے کیونکہ ان دونوں ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہت اہمیت دیتے ہیں کی بات کرتے ہوئے امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ علاقائی سلامتی کو لاحق خطرات سے نمٹنے میں امریکا اور پاکستان کے مشترکہ مفادات ہیں۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق امریکی خبر رساں ادارے کے مطابق معمول کی نیوز بریفنگ کے دوران ترجمان وزارت خارجہ میتھیو ملر نے ایک سوال کے جواب میں بھارت اور پاکستان کے....106

سوشل میڈیا پر قابل اعتراض پوسٹ

بنگلورو میں کام کرنیوالا 30 سالہ کشمیری نوجوان گرفتار

سرینگر/21 جون//

سوشل میڈیا کے ایکس پلیٹ فارم پر قابل اعتراض مواد شیئر کرنے کے بعد بنگلور میں ایک کشمیری ملازم کو حراست میں لیا گیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق بنگلورانٹرنیشنل ایگزیبیشن سینٹر کے 30 سالہ کشمیری ملازم کو ایکس پر ملک کے خلاف قابل اعتراض مواد پوسٹ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ انگریزی روزنامہ انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے مطابق گرفتار نوجوان کی شناخت فہیم فردوس قریشی کے نام سے ہوئی ہے جو کشمیر کا رہنے والا ہے۔ پولیس کو بی آئی ای سی سے شواہد کے ساتھ ایک شکایت...107

لارگاندربل میں موٹر سائیکل نہر میں گرجانے

سے نوجوان جاں بحق، دو دیگر زخمی، اسپتال منتقل

سرینگر/21 جون//

وسطی ضلع گاندربل کے لار علاقے میں المناک حادثے میں نوجوان جاں بحق ہوگیا جبکہ دو دیگر زخمی ہوگئے۔ ادھر اننت ناگ میں ایک معمر شہری کی نعش برآمد کرلی گئی ہے۔ سی این آئی کو نمائندے نے گاندربل سے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ ضلع کے لار علاقے میں اس وقت حادثہ پیش آیا جب ایک موٹر سائیکل جس پر تین افراد سوار تھے آبپاشی نہر میں جا گرا۔ نمائندے نے عینی شاہدین کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جمعرات کی شام کو اسپتال کے قریب اس وقت پیش آیا جب ایک موٹر سائیکل سڑک سے پھسل کر آبپاشی کی نہر میں گرگئی جس کے نتیجے میں دو افراد زخمی ہوئے...104

حج 2024 کی ادائیگی کے بعد حاجیوں

کی واپسی کا سلسلہ آج سے شروع ہوگا

سرینگر/21 جون//

حج 2024 کی ادائیگی کے بعد حاجیوں کی واپسی کا سلسلہ آج سے شروع ہوگیا اور 322 عازمین کو لیکر سعودی عرب سے پہلی پرواز شام 8 بجکر 30 منٹ پر سرینگر کے ہوائی اڈے پر اترے گی۔ ادھر حکام کا کہنا ہے کہ عازمین کی واپسی کیلئے تمام تر انتظامات کو حتمی شکل دی گئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق حج 2024 کی سعادت حاصل کرنے کے بعد جموں کشمیر سے تعلق رکھنے والے عازمین کی واپسی آج یعنی سنیچروار سے ہورہی ہے اور حج کرام کو لیکر پہلی پرواز شام کو سرینگر کے ہوائی اڈے پر لینڈ کریگی۔ حج ہاؤس سری نگر کے ایگزیکٹیو آفیسر ڈاکٹر شجاعت احمد قریشی نے بتایا....105

دہلی میں شدید گرمی نے توڑا 74 سالہ ریکارڈ، 70 سے زیادہ اموات

سرینگر/21 جون//

دہلی میں گزشتہ چند ہفتوں میں شدید گرمی کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور گرمی کی لہر کے دنوں کی تعداد نے گزشتہ کئی دہائیوں کے ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اس موسم گرما میں دیکھے گئے ہیٹ ویو کے دنوں کی تعداد گزشتہ 74 سالوں میں

سب سے زیادہ ہے۔ صرف گرمی کی لہر ہی نہیں بلکہ اس سال مئی اور جون کے درمیان دہلی میں جس طرح کی گرمی دیکھی گئی اس نے پہلے ہی کئی ریکارڈ توڑ دیے تھے۔ گزشتہ ماہ 29 مئی کو دہلی میں درجہ حرارت 46.8 ریکارڈ کیا گیا، جو کہ 29 مئی 1944 کو ریکارڈ کیے گئے 47.2 ڈگری کے بعد یہ دوسرا بلند ترین درجہ حرارت....108

جموں وکشمیر کو بین الاقوامی یوگا دن کی تقریبات کی

قیادت کرنے کا موقع دینے کے لئے وزیراعظم کا شکریہ: منوج سنہا

سرینگر/21 جون//

جموں وکشمیر کو بین الاقوامی یوگا دن کی تقریبات کی قیادت کرنے کا موقع دینے کیلئے وزیراعظم کا شکرگزار ہوں کی بات کرتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ اس تاریخی واقعہ نے جموں کشمیر کو عالمی نقشے پر رکھ دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یوگا خوشی کی طرف ایک جامع نقطہ نظر ہے۔ یہ صحت مند

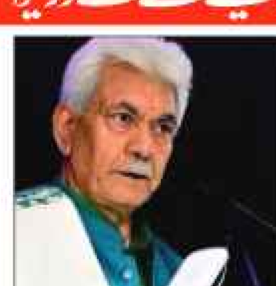

زندگی کی طرف پہلا قدم ہے۔ یہ جسم اور دماغ کو متحد کرتا ہے جیسا کہ سنت پتنجلی نے کہا تھا کہ جسم اور دماغ ایک ہیں۔ سی این آئی کے مطابق وزیراعظم نریندر مودی نے سرینگر میں ہزاروں یوگا کے شوقینوں کے ساتھ یوگا کیا۔ اس یوگا کی تقریب میں لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا بھی شامل تھے جنہوں نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا "میں جموں و کشمیر کو بین الاقوامی یوگا دن کی تقریبات کی قیادت کرنے کا موقع دینے کیلئے وزیراعظم کا شکرگزار ہوں۔ اس تاریخی واقعہ نے....109

سیاحتی مقامات پر پالیتھین کا استعمال باعث پریشانی

سرینگر/21 جون//

وادی کشمیر کے مختلف سیاحتی مقامات پر کیمپنگ کرنے کیلئے جانے والے لوگ پالیتھین، پلاسٹک اور دیگر کوڑا کرکٹ ڈالدیتے ہیں جس سے سیاحتی مقامات کا ماحول خراب ہورہا ہے۔ اس ضمن میں سیاحت سے جڑے افراد نے بھی اس بات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر یہ سلسلہ نہیں روکا گیا تو سیاحتی مقامات پر ہر جگہ کوڑا کرکٹ دکھائی دے گا۔ وائس آف انڈیا...110

ماضی کے وعدے محض جملے ثابت

انتظامیہ کی طرف سے ملازمین کو ہراساں کرنا افسوسناک

سرینگر/21 جون//

وزیراعظم نریندر مودی کی طرف سے جموں وکشمیر میں اسمبلی انتخابات، ریاستی درجہ کی بحالی اور فاصلوں کو مٹانے کی باتوں پر عملی طور کام کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے نیشنل کانفرنس نے کہا کہ جموں وکشمیر کے عوام کو گذشتہ 5 برسوں سے محض زبانی جمع خرچ سے ہی بہلانے کی کوششیں کی جارہی ہیں اور تمام وعدے اور اعلانات محض جملے ثابت ہورہے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق نیشنل کانفرنس کے نومنتخب اراکین پارلیمان میاں الطاف احمد اور آغا سید روح اللہ مہدی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ جموں وکشمیر کے عوام کیساتھ گذشتہ 5 سال سے ناانصافی کا سلسلہ...111

جموں وکشمیر میں اسمبلی انتخابات کے انعقاد کیلئے سرگرمیاں شروع

ووٹر لسٹ اپ ڈیٹ کرنے کا عمل 20 اگست تک مکمل کرنیکی ہدایت

سرینگر/21 جون//

سرینگر کے ایس کے آئی سی سی سے جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے انعقاد کا اشارہ دینے کے ساتھ ہی الیکشن کمیشن آف انڈیا متحرک ہوچکی ہے اور انہوں نے جموں کشمیر میں ووٹر لسٹ اپ ڈیٹ کرنے کا حکم جاری کردیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے انعقاد کیلئے سرگرمیاں

شروع ہوچکی ہے جس کی تازہ پہل کے تحت الیکشن کمیشن آف....112

بھارت نے کبھی بھی کسی ملک پر حملہ نہیں کیا ہے

ہم ہمیشہ توسیع پسندانہ اور سامراجی پالیسیوں کے خلاف رہے ہیں: راجناتھ

سرینگر/21 جون//

بھارت پوری دنیا میں اس بات کیلئے جانا جاتا ہے کہ ہم نے کبھی بھی دنیا کے کسی ملک پر حملہ نہیں کیا کی بات کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ہم ہمیشہ توسیع پسندانہ اور سامراجی پالیسیوں کے خلاف رہے ہیں، لیکن اس

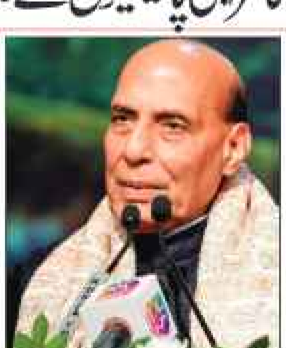

کے باوجود ہندوستان میں یہ صلاحیت ہے کہ اگر ہندوستان کی خودمختاری کو ٹھیس پہنچتی ہے تو ہندوستان اس کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجی کی نہ صرف سرحدوں پر بلکہ ہندوستانی علاقے کے اندر بھی بدقسمتی سے ہونے والی آفات کے دوران لوگوں کی مدد کرنے....113

کہیں ہلکی بارشیں اور کہیں ابرآلود موسمی صورتحال، مزید بارشوں کی پیشگوئی

پیر کی گلی پر ہلکی برفباری، 22 سے 25 جون تک موسم مجموعی طور پر خشک

سرینگر/21 جون//

کہیں ہلکی بارشیں اور کہیں ابرآلود موسمی صورتحال کے بیچ محکمہ موسمیات نے رواں آئندہ 24 گھنٹوں میں مزید بارشوں کی پیشگوئی کرتے ہوئے 4 جون سے موسمی صورتحال میں بہتری آنے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ ادھر شوپیان میں

پیر کی گلی کے مقام پر ہلکی برفباری درج ہوئی۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ 23 سے 25 جون تک مجموعی طور پر موسم خشک رہنے کی توقع....114

عیدالضحیٰ کے موقعہ پر 72 کروڑ روپے کے گوشت کی خریداری

عید سے چار دن قبل مویشیوں سے لدے 400 ٹرک کشمیر پہنچ گئے تھے

سرینگر/21 جون//

اس بات کا انکشاف ہوگیا ہے کہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر وادی کشمیر میں عوام نے 72 کروڑ روپے کے گوشت کی خریداری کی ہے۔ مٹن ڈیلرس ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ عیدالاضحیٰ سے چار دن قبل مویشیوں سے لدے 400 ٹرک

کشمیر پہنچ گئے۔ سی این آئی کے مطابق اس عیدالاضحیٰ کے موقع پر کشمیر بھر کے لوگوں نے وادی میں 72 کروڑ روپے کا گوشت کھایا ہے،....115

سپریم کورٹ کے جسٹس سنجیو کھنہ ہائی کورٹ

سرینگر میں 10 ویں بین الاقوامی یوگا ڈے کا افتتاح کیا

سرینگر/21 جون//

یوگا کے بین الاقوامی دن کے حوالے سے ہائی کورٹ جموں کشمیر لداخ سرینگر کے احاطے میں سپریم کورٹ کے جج نے یوگا کی تقریب کی صدارت کی جس میں ہائی کورٹ کے دیگر جج صاحبان، وکلاء اور دیگر عملہ نے شرکت کی۔ وائس آف انڈیا کے مطابق 10 ویں بین الاقوامی یوگا ڈے-2024 جس کا رواں سال کا تھیم یوگا فار سیلف اینڈ سوسائٹی" ہے کے سلسلے میں ایک تقریب کا افتتاح جسٹس سنجیو کھنہ، جج، سپریم کورٹ آف انڈیا نے سری نگر میں ہائی کورٹ کے احاطے میں کیا۔ اسی طرح ہائی کورٹ کمپلیکس جموں میں ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس کی قیادت جموں وکشمیر اور لداخ کے ہائی کورٹ....116

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

چھاتی کے سرطان سے بچاؤ کے طریقے

ہمارے ملک میں چھاتی کے سرطان کی شرح میں روز بہ روز اضافہ ہوتا جارہا ہے تاہم کچھ معلومات ہونے کے وجہ سے اس مرض سے بچاؤ ممکن ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ایشیائی ملکوں میں جس شہر میں چھاتی کے سرطان کی شرح سب سے بلند ہے، وہ کراچی ہے۔ ویسے تو اس شہر میں تعلیم یافتہ اور باخبر خواتین کی تعداد دیگر شہروں کے مقابلے میں زیادہ ہے، لیکن افسوس کہ وہ چھاتی کے سرطان کے متعلق اتنی باخبر نہیں ہیں جتنا انھیں ہونا چاہیے۔ یہ ایسا مہلک مرض ہے جس سے آگہی کے باعث ہی محفوظ رہا جاسکتا ہے، مگر مرض سے متعلق آگہی کا نہ ہونا، بے احتیاطی، شرم اور دیگر عناصر کے باعث خواتین کی اکثریت جانتے بوجھتے بھی اس موضوع پر نہ تو معلومات حاصل کرتی ہے اور نہ اس حوالے سے کوئی احتیاط برتتی ہے جس کے باعث ان میں بروقت مرض کی تشخیص نہیں ہو پاتی، حالاں کہ اگر ابتدائی مرحلے میں اس کی تشخیص ہوجائے تو مرض کو بڑھنے سے روکا جاسکتا ہے۔ موجودہ دور میں ہمارا

میڈیا ہر موضوع پر معلومات اور آگہی فراہم کرتا رہتا ہے۔ چھاتی کے سرطان کے حوالے سے بھی معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ ٹی وی چینلز بھی حقائق پر مبنی معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ بس ہماری خواتین کو اس جانب توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہیے کہ اس سلسلے میں از خود بھی اس بات کا پتا لگاتی رہیں کہ کہیں ان کی چھاتی میں کوئی گلٹی یا رسولی تو نہیں، کوئی گانٹھ تو محسوس نہیں ہورہی یا یہ کہ کچھ بڑھ تو نہیں رہی۔ ایسا شبہ محسوس کرتے ہی فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں اور میموگرافی کروا کر تسلی کریں۔ اپنے روزمرہ اطوار زندگی پر ایک طائرانہ نظر دوڑائیں اور غور کریں کہ کیا اس میں ایسے عوامل شامل تو نہیں جو چھاتی کے سرطان کا سبب بن سکیں۔ اس میں رسک فیکٹر اہم ترین ہے، مثلاً آپ کی خوراک، وزن، جسمانی مشقت میں کمی وغیرہ۔ اگر آپ کے خاندان میں چھاتی کے کینسر کا مرض موجود ہے تو خصوصی طور پر اور بہ صورت دیگر عمومی طور پر چھاتی کا معائنہ ہر چھٹے ماہ میں ضرور کروائیں اور ممکن ہو تو چھاتی کے لیے کیا جانے والا خاص ایکسرے میموگرام بھی سال میں ایک مرتبہ ضرور کروالیا جائے تو بہت مفید ہوگا۔ اس کے علاوہ وہ پڑھی لکھی خواتین ہیں جو اس مرض سے آگہی رکھتی ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ لازمی اپنے حلقہ احباب، آس پڑوس اور ملنے جلنے والیوں کو معلومات اور احتیاط فراہم کریں، خاص طور پر ان خواتین کو جن کی رسائی اخبارات، ٹی وی تک نہیں یا جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتیں اور غریب بھی ہیں، کیوں کہ اس مرض کے بارے میں آگہی کے باعث بہت سے کیسز ابتدائی مرحلے پر ہی تشخیص ہوسکیں گے اور اگر ابتدائی مراحل پر مرض تشخیص ہوجائے تو اس کا سو فی صد کامیاب علاج ممکن ہے۔ اگر آپ کے عزیز و اقارب میں سے کسی کو چھاتی کا کینسر ہے تو اپنی میموگرافی کروانے کے علاوہ اپنی خوراک اور طرز زندگی میں بھی تبدیلی لائیں۔ ماہرین بتاتے ہیں کہ جو خواتین خوراک میں چربی کا استعمال کم کرتی ہیں، پھل اور سبزیاں خصوصاً ریشے دار پھل اور سبزیاں زیادہ کھاتی ہیں اور باقاعدگی سے ورزش کرتی ہیں، ان میں سرطان کے خطرات کم ہوتے ہیں۔

کم خوراکی طویل زندگی جینے میں مددگار

اگر آپ لمبی عمر چاہتے ہیں تو کم کھانا کھائیں، طبی ماہرین کے مطابق کم خوراکی سے بڑھتی عمر کے جسم پر پڑنے والے اثرات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ آسٹریلین یونیورسٹی میں کی جانے والی نئی تحقیق کے مطابق کم کھانا صحت مند اور لمبی زندگی گزارنے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے۔ تحقیق کے مطابق اس طرح جسمانی نظام مسلسل مرمت ہوتا رہتا ہے۔ کم کیلوریز والی خوراک خاص طور پر طویل اور صحت مند زندگی گزارنے کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہے۔ تحقیقی مطالعے کی سربراہ ماہر حیاتیات ڈاکٹر مارگو کہتی ہیں کہ کم کھانا جسم کے خلیات کو نقصان، تباہی اور کینسر کے خطرے سے بچاتا ہے جبکہ صحت مند بڑھاپے کا سبب بھی بنتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خوراک کی مقدار میں کمی خلیات کی ری سائیکلنگ کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے۔

ناک کے بیکٹیریا، جاڑے اور سردی لگنے کا تعین کرتے ہیں

ورجینیا// جاڑا یا سردی لگ جانے کو انگریزی میں صرف 'کولڈ' کے لفظ سے بیان کیا جاتا ہے۔ وائرس سے لاحق ہونے والا یہ مرض، کھانسی، بخار، سردی لگنے، حلق میں سوزش اور بہتی ناک کی وجہ بنتا ہے۔ تاہم اب ماہرین نے کہا ہے کہ اس کیفیت کی کم اور شدت کی وجہ ہمارے ناک میں موجود بیکٹیریا کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جن افراد کے ناک میں اسٹافلوکوکس بیکٹیریا پایا جاتا ہے اگر انہیں سردی لگ جائے تو وہ بہت شدید ہوتی ہے۔ اور اگر دوسرے مریض کی ناک میں اسٹافلوکوکس کی مقدار کم ہو تو ان کا ناک زیادہ متاثر نہیں ہوتا۔ ڈاکٹروں نے ایک دلچسپ بات بھی دریافت کی ہے کہ ناک کے بیکٹیریا چھ مختلف انداز یا پیٹرن میں پائے جاتے ہیں۔ ہر پیٹرن سردی لگنے کی مختلف شدت کا ذمے دار ہوتا ہے۔ یعنی جس انداز سے ناک میں بیکٹیریا ہوں گے اسی طرح سردی یا ٹھنڈ لگنے کا کم یا زیادہ اثر بھی ہوگا۔ ماہرین کے مطابق ناک میں بیکٹیریا کا یہ تناسب جسم کے اندر سردی لگانے والے وائرسوں سے بھی عین مطابقت میں ہوتا ہے۔ یہ تحقیق یونیورسٹی آف ورجینیا اسکول آف میڈیسن کے ماہرین نے کی ہے۔ اس تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر رونلڈ بی ٹرنر کہتے ہیں کہ یہ حیرت انگیز تحقیق بتاتی ہے کہ بیکٹیریا کا بوجھ اور اقسام کا تعلق کس طرح جاڑے سے بیمار ہونے کی شدت پر ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ناک کے بیکٹیریا کس طرح ٹھنڈ کے وائرس سے ہمیں بیمار کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ ناک کے بیکٹیریا ہمیں ٹھنڈ نہیں لگاتے بلکہ سردی کا وائرس ہمیں بیمار کرتا ہے لیکن ناک کے بیکٹیریا اس شدت کو کم یا زیادہ کرنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ تاہم اس پر مزید تحقیق لازمی ہے۔

کیا جسمانی وزن میں کمی کے لیے ڈائٹنگ اچھا آپشن ہے

جسمانی وزن کم کرنے کے لیے کھانا چھوڑ دینا یا ڈائٹنگ کے نتیجے میں مسلز کی کمزوری اور توندکی چربی بڑھنے کا خطرہ طویل المعیاد مدت میں بڑھتا ہے۔ یہ دعویٰ امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی کی تحقیق میں بتایا گیا کہ مردوں کے مقابلے میں خواتین جسمانی وزن کو تیزی سے کم کرنے کے لیے ڈائٹنگ کرنے کا رجحان زیادہ پایا جاتا ہے، جس کے دل، گردوں اور خون کے گردشی نظام پر مختصر المدت اور طویل المدت بنیادوں پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس تحقیق کے دوران چوہوں پر تجربات کے دوران محققین نے عام معمول کے مقابلے میں غذائی کیلوریز 60 فیصد کمی کے ساتھ جانوروں کو کھلائی، جس کا موازنہ انسانوں میں روزانہ 2 ہزار کیلوریز پر مشتمل غذا کو 800 کیلوریز تک لے جانے سے کیا جاسکتا ہے۔ تین دن اندر کے چوہوں پر اس غذائی کمی کا اثر دیکھنے میں آیا یعنی جسمانی وزن میں کمی ہوگئی، تاہم اس کے نتیجے میں میٹابولک عناصر اور افعال جیسے بلڈ پریشر، دل کی دھڑکن، گردوں کے افعال اور دوران خون بھی متاثر ہوئے۔ تاہم جیسے ہی معمول کی غذا بحال کی گئی تو جسمانی وزن، بلڈ پریشر اور دل کی دھڑکن بھی معمول پر آگئی۔ مگر محققین نے دریافت کیا کہ ڈائٹنگ کے خاتمے کے 3 ماہ بعد ان جانوروں کے پیٹ کے ارگرد چربی جمع ہونے کی شرح بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ محققین کا کہنا تھا کہ ڈائٹنگ ختم کرنے کے بعد بھی بلڈ پریشر میں اضافے کا خطرہ ہوتا ہے جبکہ توندکی چربی کے ساتھ جسم میں آنے والی تبدیلیاں طویل المعیاد بنیادوں پر ڈائیٹنگ کے عمل سے گزرنے والے افراد کے لیے صحت کے لیے خطرہ ثابت ہوسکتی ہیں۔

ورزش نہ کرنے سے 1.4 ارب انسانوں کو خطرناک بیماریوں کا خطرہ

نیویارک// عالمی ادارہ صحت کی ایک تازہ رپورٹ میں ڈاکٹروں نے خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ دنیا میں ایک اعشاریہ چار ارب انسان مناسب ورزش نہ کرنے کی وجہ سے خود کو انتہائی خطرناک بیماریوں کے منہ میں دھکیل رہے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کی طرف سے جاری ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق ترقی یافتہ ممالک کے عوام آرام دہ، کاہل اور آسائش بخش زندگی سے لطف اندوز ہورہے ہیں۔ دنیا بھر کے ایسے ممالک میں ایک تہائی خواتین اور ایک چوتھائی مرد خود کو ایسے خطرناک حالات میں لے گئے ہیں، جہاں ہارٹ اٹیک، ذیابیطس اور کینسر جیسے امراض کا خطرہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ بدھ کے روز دا لانسیٹ گلوبل ہیلتھ جرنل میں شائع ہونے والی اس تحقیق کے مطابق، ''غیر فعال جسمانی سرگرمیاں ایسے افراد کو ان سی ڈی بیماریوں کی طرف لے کر جارہی ہیں۔ ورزش نہ کرنے کے منفی اثرات ذہنی صحت اور معیار زندگی کو بھی متاثر کرتے ہیں۔'' ڈبلیو ایچ او نے دفاتر میں بیٹھ کر یا انتہائی آرام دہ ماحول میں کام کرنے والے بالغ افراد کو کم از کم فی ہفتہ ایک سو پچاس منٹ کی 'اعتدال پسندانہ ورزش' کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ ان میں ہلکی رفتار سے دوڑنا، تیراکی یا پھر سائیکلنگ شامل ہے۔ اگر یہی ورزشیں سخت طریقے سے کی جائیں تو پھر فی ہفتہ ان کا دورانیہ کم از کم 75 منٹ تک ہونا چاہیے۔ اس تحقیق میں سن دو ہزار سولہ کے بعد سے دنیا بھر کے 168 ممالک میں سے انیس لاکھ افراد کے اعداد و شمار شامل کیے گئے ہیں۔ محققین کے مطابق سن دو ہزار ایک کے بعد سے انسانوں کی جسمانی سرگرمیوں میں بہتری پیدا نہیں ہوئی ہے۔ اس تحقیق میں شامل ڈاکٹر ریگینا گوتھولڈ کا نیوز ایجنسی اے ایف پی سے گفتگو کرتے ہوئے کہنا تھا کہ اس وقت دنیا کے ایک چوتھائی بالغ (ایک اعشاریہ چار ارب انسان) ناکافی فعال ہیں یا انتہائی کم ورزش کرتے ہیں۔ اس تحقیق کے مطابق غریب اور امیر اقوام میں ورزش کرنے کے رجحان میں واضح فرق پایا جاتا ہے۔ اسی طرح خواتین اور مردوں کے لائف اسٹائل میں بھی فرق ہے۔ امیر ممالک کے عوام میں ایسی بیماریوں کا خطرہ غریب ممالک کی نسبت دو گنا زیادہ ہے۔ ریگینا گوتھولڈ کے مطابق امیر ممالک میں لوگ زیادہ وقت کمروں میں گزارتے ہیں، دفتری اوقات زیادہ طویل ہیں، زیادہ تغذائیت والی خوراک تک رسائی آسان ہے اور محنت طلب کام بھی کم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان ممالک میں ورزش نہ کرنے والوں کو خطرناک بیماریوں کا خطرہ زیادہ ہے۔

صحت منداور تندرست زندگی

صحت منداور تندرست زندگی، ہر انسان کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر صحت نہ ہو تو انسان دولت، شہرت، عزت، اور شاید کسی بھی نعمت سے خوشی حاصل نہ کرسکے۔ غالب نے بھی کیا خوب کہا تھا کہ 'تندرستی ہزار نعمت ہے'۔ ہر چندکہ، غیر صحت بخش ماحول، مرغن اور مصالحے دار غذاؤں، جسمانی سرگرمیوں میں کمی، تمباکو نوشی اور تیز رفتار زندگی کے باعث، انسان صحت مند زندگی گزارنے پر مجبور ہے، تاہم حقیقت یہ ہے کہ صحت مند زندگی گزارنا اتنا مشکل بھی نہیں۔

چلیں پھریں، چست رہیں

ماہرین صحت تجویز کرتے ہیں کہ ایک انسان کے لیے ہفتے میں 150 منٹ کی ہلکی اور بھاری جسمانی سرگرمی میں مشغول رہنا ضروری ہے۔ اس سے جسم میں خون کی روانی تیز ہوتی ہے اور جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ ذہنی کارکردگی میں بھی بہتر آتی ہے، ذہنی دباؤ کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جسمانی مشقت کے لیے جم جوائن کرنا لازمی نہیں، اس لیے اگر آپ جم جوائن نہیں کرسکتے تو اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ گھر کے ہر کام کے لیے گاڑی نہ نکالیں، پیدل جائیں یا سائیکل کا انتخاب کریں، گھر کی صفائی خود کریں اور لفٹ یا خودکار زینے کے بجائے سیڑھیاں چڑھنے اترنے کو ترجیح دیں۔

تمباکو نوشی سے پرہیز

اگر آپ صحت مند زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو یہ سب سے اہم قدم ہے۔ تازہ ترین تحقیقی رپورٹ کے مطابق، کثرت سے تمباکو نوشی ذیابیطس کے علاوہ 13 اقسام کے کینسر کا سبب بن سکتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جو افراد سگریٹ نوشی نہیں کرتے، لیکن اس کے دھوئیں میں سانس لیتے ہیں، ان میں دل کے دورے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ سگریٹ پینے والوں میں نظر کے کمزور ہونے یا اندھے پن کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خواتین میں سگریٹ نوشی کے اثرات سے نوزائیدہ بچوں میں پیدائشی کٹے ہونٹ، حمل کے دوران پیچیدگیوں کا پیدا ہونا، جوڑوں کا درد اور جسم کی دفاعی صلاحیت میں کمی ہوجاتی ہے۔

چاق و چوبند ہونے کے فائدے

چاق و چوبند ہونے کا مطلب ہے، آپ کا جسم اپنے کام اور افعال بہتر طریقے سے کرنے کے قابل ہو۔ آپ کے دل اور پھیپھڑے اچھی طرح اپنا کام انجام دے رہے ہوں اور آپ کا معمول زندگی ایسا ہو، جس میں اضافی کیلوریز (حرارے) استعمال ہونے کا باقاعدہ انتظام موجود ہو۔ اس سلسلے میں، آپ چند چیزوں پر عمل پیرا ہوکر اپنے لیے صحت مند زندگی کا انتخاب کرسکتے ہیں۔

نیند کے اوقات کار

رات کے وقت بھرپور نیند، صحت کے لیے انتہائی اہم ہے۔ 24 گھنٹے میں 6 سے 8 گھنٹے کی نیند ایک انسان کو تازہ دم اور چست کرنے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس سے روزمرہ کام کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے، تھکن، چڑچڑے پن اور ذہنی دباؤ سے چھٹکارا ملتا ہے۔ رات کے اوقات میں لی جانے والی نیند دن کی نیند کے مقابلے میں ذہنی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ اسی لیے ماہرین رات میں جاگنے کی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں۔

محتاط رہیں، اپنا چیک اپ کروائیں

آپ نے یہ مقولہ تو سنا ہوگا کہ احتیاط، علاج سے بہتر ہے۔ کسی بیماری کے بعد ہی ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری نہیں۔ اپنے چند جسمانی ٹیسٹ ریگولر کرواتے رہنے سے آنے والی بیماریوں کا اندازہ ہوجاتا ہے اور پہلے ہی سے ان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

ڈسپوزایبل پانی کی بوتل ایک بار سے زیادہ استعمال کرنا نقصان دہ

نیویارک// کیا آپ پانی پینے کے لیے ایک ہی پلاسٹک کی بوتل روزانہ استعمال کرتے ہیں؟ اگر ہاں تو اچھی بات تو یہ ہے کہ جسم میں پانی کی سطح برقرار رکھنا صحت مند رکھنے کے لیے ضروری ہے مگر کیا آپ یہ بتائیں گے کہ آخری بار اس بوتل کو کب دھویا تھا؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ اسے تو صرف پانی سے بھرا جاتا ہے اور وہ گندی نہیں ہوتی؟ درحقیقت یہ پلاسٹک کی ڈسپوزایبل پانی کی بوتل ایک بار سے زیادہ استعمال کرنا آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ بات ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ تحقیق کے مطابق پانی کی بوتلیں بنانے والی کمپنیاں اپنے صارفین کو انہیں دوبارہ استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیتیں کیونکہ روزمرہ کے معمولات میں پلاسٹک میں خرابیاں آتی ہیں جیسے پتلا ہونا یا دراڑیں۔ کیا آپ پانی پینے کے لیے ایک ہی پلاسٹک کی بوتل روزانہ استعمال کرتے ہیں؟ اگر ہاں تو اچھی بات تو یہ ہے کہ جسم میں پانی کی سطح برقرار رکھنا صحت مند رکھنے کے لیے ضروری ہے مگر کیا آپ یہ بتائیں گے کہ آخری بار اس بوتل کو کب دھویا تھا؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ اسے تو صرف پانی سے بھرا جاتا ہے اور وہ گندی نہیں ہوتی؟ درحقیقت یہ پلاسٹک کی ڈسپوزایبل پانی کی بوتل ایک بار سے زیادہ استعمال کرنا آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ بات ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ تحقیق کے مطابق پانی کی بوتلیں بنانے والی کمپنیاں اپنے صارفین کو انہیں دوبارہ استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیتیں کیونکہ روزمرہ کے معمولات میں پلاسٹک میں خرابیاں آتی ہیں جیسے پتلا ہونا یا دراڑیں۔

سیب اور ناشپاتی سمیت کئی پھل فالج سے بچانے میں مددگار

ایمسٹرڈیم، ہالینڈ: سیب اور ناشپاتی سمیت کئی پھلوں اور سبزیوں میں موجود ایک اہم جزو فالج کے حملے سے روک سکتا ہے۔ ہالینڈ میں کی گئی ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اگر آپ باقاعدگی سے ناشپاتی اور سیب کھاتے ہیں تو اس سے فالج کا خطرہ 52 فیصد تک کم ہوجاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان پھلوں میں ایک خاص اینٹی آکسیڈنٹ ''کورسیٹن'' خون کے لوتھڑے بننے سے روکتا ہے اور خون کی روانی کو بھی بہتر بناتا ہے۔ یہ اینٹی آکسیڈنٹ سفید گودے والے میٹھے پھلوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اگرچہ کورسیٹین دیگر کئی پھلوں اور سبزیوں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن سیب اور ناشپاتی کا معاملہ مختلف ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ ہالینڈ کے ماہرین نے 20 ہزار افراد کا 10 سال تک مطالعہ کیا اور بتایا کہ جن افراد نے زیادہ مقدار میں سیب اور ناشپاتی سمیت سفید گودے والے پھل کھائے تھے ان میں فالج کا خطرہ 52 فیصد تک کم دیکھا گیا ہے۔ یعنی اگر فی فرد سفید گودے والے پھل اور سبزیوں کی مقدار 25 فیصد بڑھائی جائے تو فالج کا خطرہ 9 فیصد تک کم ہوجاتا ہے۔ اس بنا پر 'ایک سیب کھائیں اور ڈاکٹر بھگائیں' کے محاورے کو فالج کیلئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کیورسٹین ایک اہم جزو ہے جو خون کے لوتھڑے بننے کو روکتا ہے اور ساتھ ہی پورے بدن میں خون کے بہاؤ کو بہتر بناتا ہے۔ بلڈ پریشر کی زیادتی اور ہائی کولیسٹرول فالج کی سب سے بڑی وجوہ ہیں۔ اسی طرح سگریٹ نوشی چھوڑ کر سیب اور ناشپاتی کھانے سے فالج کو دور بھگایا جاسکتا ہے۔ ان پھلوں کو کھانے سے خلوی صحت بہتر ہوتی ہے اور سائٹوکائنز بنتے ہیں جو خون کو گاڑھا ہونے سے بچاتے ہیں۔

منفی سوچ کیسے صحت پر اثر انداز ہوتی ہے

منفی سوچ اور جذبات ہماری جسمانی و دماغی صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جو لوگ منفی سوچ رکھتے ہیں ان میں بیمار رہنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ خوش رہتے ہیں اور ہر بات کو ہنسی میں اڑا دیتے ہیں وہ خطرناک بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ ہمارا رونا، کڑھنا، غصہ، پریشانی اور خوف ہمیں بیماری میں مبتلا کرتے ہیں۔ ہمیں کیوں کر خوشی سے صحت ملتی ہے؟ آیئے اس بارے میں جانتے ہیں۔

غصہ

غصہ ہمارے جگر پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ ماہرین کے مطابق جب بھی غصہ آئے تو ایک گلاس ٹھنڈا پانی پی لینا چاہیے۔ باقاعدگی سے چہل قدمی بھی غصہ کے جذبات کو آہستہ آہستہ ختم کردیتی ہے۔

اداسی / غم

غم اور دکھ ہمارے دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کسی قریبی عزیز کی موت، نوکری ختم ہونا یا کسی تعلق کا ختم ہونا اکثر افراد کو دل کا مریض بنا دیتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق غم ہمارے پھیپھڑوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

پریشانی / فکر

پریشان ہونا اور فکر کرنا صحت کے لیے بے حد نقصان دہ ہے۔ معمولی باتوں پر بھی پریشان ہونے سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ آپ کے معدے پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ ڈپریشن اور پریشانی کا شکار اکثر افراد یا تو بہت زیادہ غیر معمولی طریقے سے کھاتے ہیں یا پھر بہت کم کھاتے ہیں۔ فکر اور پریشانی بالوں میں سفیدی، سر درد اور بال جھڑنے کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ یاد رکھیں، مستقبل کو کوئی نہیں بدل سکتا، جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ لہٰذا آنے والے کل کی فکر چھوڑ کر حال میں خوش رہیں۔

خوف

خوف آپ کے گردوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور ان کی کارکردگی کو کمزور کردیتا ہے۔ کچھ افراد کو کسی چیز کا فوبیا ہوتا ہے، یہ فوبیا بھی ان کے لیے نقصان دہ ہے، لہٰذا اس کا فوری علاج ضروری ہے۔

دباؤ / تناؤ

ذہنی دباؤ آپ کے دماغ اور دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ فالج کا شکار اکثر افراد ذہنی تناؤ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ مراقبہ، عبادت اور دوستوں، عزیزوں کے ساتھ وقت گزارنے سے ذہنی تناؤ کو کم کیا جاسکتا ہے۔

خوشی

خوشی کے بے شمار فائدے ہیں۔ یہ آپ کے اعصاب کو پرسکون اور ذہنی تناؤ کو ختم کرتی ہے۔ گھر والوں کے ساتھ اچھا وقت گزارنا، اپنی پسند کی کتاب پڑھنا یا فلم دیکھنا، اپنی پسندیدہ غذا کھانا، یہ وہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو آپ کو خوشی دے سکتی ہیں۔

جوش

کسی ایسے شخص سے ملنا جو زندگی سے بھرپور ہو، یا کوئی ایسا کام انجام دینا جو آپ کو جوش و جذبے سے بھر دے، دل کی صحت کے لیے بے حد فائدہ مند ہے۔ جوش و خروش دل کو متحرک کرتا ہے اور وہ اپنے افعال بہتر طور پر انجام دینے لگتا ہے۔ ماہرین کا مشورہ ہے کہ روزانہ کوئی ایک ایسا نیا کام ضرور کریں، جو آپ میں جوش پیدا کرے۔

مثبت سوچ

کسی بھی چیز کے بارے میں مثبت سوچنا آپ کو دل کا مریض بننے سے بچاتا ہے اور دل اپنے افعال بہترین طریقے سے سرانجام دیتا ہے۔

ہنسنا

قہقہہ لگانا اور ہنسنا دماغ میں تناؤ پیدا کرنے والے کیمیائی مادے کو ختم کرتا ہے۔ جب بھی آپ پریشان یا اداس ہوں تو کوئی مزاحیہ کتاب پڑھیں، کوئی مزاحیہ فلم دیکھیں، یا کسی خوش مزاج دوست سے گفتگو کریں جو آپ کو ہنسا سکے۔ ہنسنا آپ کو کئی بیماریوں سے بچا سکتا ہے۔

گلے لگانا

ماہرین کے مطابق گلے ملنے سے جسمانی و دماغی اعصاب کو سکون ملتا ہے۔ جب بھی آپ اپنے کسی عزیز یا دوست کو پریشان یا اداس دیکھیں تو اسے گلے لگالیں۔ اس سے دل میں موجود عناد ختم ہوگا اور روح سچی مسرت سے ہم کنار ہوگی۔

منفی سوچ کیوں آتی ہے

لاطینی کی معروف کہاوت ہے کہ ''اگر تم اپنی زندگی بدلنا چاہتے ہو تو سب سے پہلے تمہیں اپنی سوچ کو بدلنا ہوگا!'' ہمیں منفی سوچ کو مثبت سوچ میں بدلنا ہوگا، جس کی ایک بہت بڑی وجہ ابتدائی زندگی کے واقعات و سانحات بھی ہیں۔ بعض حادثات ایسے ہوتے ہیں جن کے نتائج منفی ہوتے ہیں اور وہ فرد کی شخصیت پر گہرے منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ یہ اثرات آگے چل کر منفی سوچ کا ذریعہ بنتے ہیں۔ یہیں سے انسان شعوری یا لاشعوری طور پر منفی سوچنا شروع کردیتا ہے۔

سوچ مثبت ہوتی ہے نہ منفی

پیدائشی طور پر سوچ مثبت ہوتی ہے نہ منفی۔ ہم کسی چیز کو پہلی بار سوچتے ہیں تو وہ کچھ اور طرح کی لگتی ہے، پھر سوچتے ہیں تو کچھ اور طرح کی ہوتی ہے۔ جب ایک شے کو بار بار سوچا جاتا ہے تو اس کی ایک واضح صورت بن جاتی ہے۔ پھر اس کے متعلق سوچنا آسان ہوجاتا ہے اور پہلے سے بہتر بھی۔

منفی سوچ کا نقصان

عام طور پر ہمیں پتا ہی نہیں لگتا اور کسی بھی موضوع پر ہم غیر محسوس طور پر منفی ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہمارے اندر منفی سوچ کے راستے بنے ہوئے ہیں اور ہم انھیں بھی روکنے کی کوشش نہیں کرتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

The Urdu Daily WATTAN
وطن

نیٹ یو جی کونسلنگ پر سپریم کورٹ کا روک لگانے سے انکار

نئی دہلی//

نیٹ یو جی 2024 کے امتحان کے نتائج کو لے کر تنازعہ جاری ہے۔ دریں اثنا، سپریم کورٹ نے کیس میں دائر درخواست کی سماعت کے دوران نتائج کی بنیاد پر کونسلنگ پر پابندی لگانے سے انکار کر دیا ہے۔ درخواست گزار نے موقف اختیار کیا کہ پورے معاملے میں شفافیت برقرار نہیں رکھی گئی اور ہم اس حوالے سے جواب چاہتے ہیں۔ اس پر عدالت نے کہا کہ ہم نے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کو نوٹس جاری کر کے اس کا جواب طلب کیا ہے اور جواب موصول ہونے کے بعد کیس کی اگلی سماعت 8 جولائی کو کریں گے۔ دراصل سپریم کورٹ میں داخل عرضی میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ این ای ای ٹی کے نتائج کو منسوخ قرار دے کر دوبارہ امتحان کرایا جائے۔ اس کے علاوہ پیپر میں بے ضابطگیوں کے الزامات کی ایس آئی ٹی جانچ ہونی چاہیے اور 4 جون کو اعلان کردہ نتائج پر مبنی کونسلنگ کو روکنا چاہیے۔ طلباء نے کیا الزام لگایا ہے؟ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی نے 4 جون کو نیٹ امتحان کے نتائج جاری کیے تھے اور اس میں 67 طلباء ٹاپر ہیں۔ اس حوالے سے طلبہ نے الزام لگایا ہے کہ نتائج میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ نے بتایا کہ پہلے سات طلبہ ہریانہ کے اسی مرکز سے آتے ہیں۔ کانگریس اور دیگر اپوزیشن پارٹیاں بھی اس معاملے کو لے کر مرکزی حکومت کو گھیر رہی ہیں۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کہا کہ اس سال کے شروع میں پیپر لیک ہونے کی خبر آئی تھی جسے دبا دیا گیا تھا۔ اب میڈیکل کے داخلے کے امتحان نیٹ کے کئی امیدواروں نے طلباء پر اپنے نمبر بڑھ جانے کا الزام لگایا ہے۔ اسی وقت، اس معاملے میں، کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے حال ہی میں کہا تھا کہ پیپر لیک، دھاندلی اور بدعنوانی نیٹ سمیت کئی امتحانات کا لازمی حصہ بن چکے ہیں۔ اس کی براہ راست ذمہ داری مرکزی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ امیدواروں کے لیے بھرتی کے امتحانات میں حصہ لینا، پھر کسی بے ضابطگیوں سے دوچار ہونا، پیپر لیک ہونے کے چکر میں پھنسنا ان کے مستقبل سے کھیلنا ہے۔ این ٹی اے نے بے ضابطگیوں کے الزام کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ این سی ای آر ٹی (نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ) کی نصابی کتابوں میں تبدیلی اور امتحانی مرکز میں وقت گزارنے کے لیے دیے گئے گریس نمبر زیادہ نمبر حاصل کرنے کی وجہ ہیں۔ حال ہی میں این ٹی اے نے بتایا کہ وزارت تعلیم نے 1500 سے زیادہ امیدواروں کے نتائج کا جائزہ لینے کے لیے ایک چار رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے جنہوں نے گریس نمبر حاصل کیے ہیں۔ طلباء سڑکوں پر نکل آئے تلنگانہ کے رہنے والے عبداللہ محمد فیض اور آندھرا پردیش کے رہنے والے ڈاکٹر شیخ روشن موہدین نے نیٹ کے نتائج کے سلسلے میں سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی تھی۔ اس میں امتحان کو منسوخ کر کے دوبارہ کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ امتحان کے نتائج سامنے آنے کے بعد ملک کے کئی طلبہ سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ طلباء نے امتحانات میں بڑے پیمانے پر دھاندلی سے لے کر کرپشن تک کے الزامات لگائے ہیں۔ اس حوالے سے ملک کے مختلف شہروں میں طلبہ سراپا احتجاج ہیں۔ درخواست گزاروں نے نیٹ یو جی امتحان 2024 میں گریس نمبر دینے میں من مانی کا الزام لگایا ہے۔ درخواست گزاروں نے اس حقیقت پر بھی شکوک کا اظہار کیا ہے کہ ایک امتحانی مرکز سے 67 امیدواروں نے پورے 720 نمبر حاصل کیے۔

نئے فوجداری قوانین کا نفاذ عمل میں لانے کیلئے کئی چیلنجز درپیش

نئی دہلی// وزیر اعظم نریندر مودی نے تمام وزراء کو ان کے قلمدان تقسیم کر دیے ہیں۔ امت شاہ کو دوبارہ وزارت داخلہ ملی ہے۔ وزارت داخلہ کا چارج سنبھالنے کے چند گھنٹے بعد وزیر داخلہ امت شاہ نے پیر کو کہا کہ حکومت سیکورٹی اقدامات کو تیز اور مضبوط کرنا جاری رکھے گی۔ امت شاہ کے سامنے پہلا کام تین نئے فوجداری قوانین (انڈین جوڈیشل کوڈ، انڈین سول ڈیفنس کوڈ اور انڈین ایویڈینس ایکٹ) کو نافذ کرنا ہے۔ گزشتہ فروری میں مرکز نے تین گزٹ نوٹیفکیشن جاری کیے تھے کہ یہ تین نئے قوانین یکم جولائی سے نافذ ہوں گے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر ایک پوسٹ میں، وزیر داخلہ امت شاہ نے وزیر اعظم مودی کو دوبارہ ہوم اور کوآپریشن کی وزارتوں کا چارج سونپنے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے لکھا "مودی 3.0 میں وزارت داخلہ سیکورٹی اقدامات کو تیز اور مضبوط کرنا جاری رکھے گا اور پی ایم مودی کے محفوظ ہندوستان کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے نئے طریقے متعارف کرائے گی۔ مودی جی کی قابل قیادت میں تعاون کی وزارت 'تعاون کے ذریعے خوشحالی' کے وژن کے ساتھ کسانوں اور گاؤں کو بااختیار بنانے کے لیے پرعزم رہے گی۔" نیشنل پاپولیشن رجسٹر (این پی آر)، مردم شماری، جموں و کشمیر میں ریاست کا درجہ بحال کرنا اور منی پور میں امن کی بحالی جیسے دیگر مسائل ہیں جن پر حکومت کی توجہ کی ضرورت ہے۔ COVID-19 وبائی امراض کی وجہ سے NPR اپ ڈیٹ کرنے کا کام رک گیا اور تمام علاقائی سرگرمیاں ملتوی کر دی گئیں۔ ایک اہلکار نے کہا، "این پی آر ڈیٹا بیس کو اپ ڈیٹ کرنے کے لیے تین طریقے اپنائے جائیں گے۔ اس میں آن لائن اپ ڈیٹ شامل ہوگا جس میں، رہائشی مخصوص تصدیقی پروٹوکول پر عمل کرنے کے بعد پورٹل اور موبائل موڈ میں NPR ڈیٹا کو اپ ڈیٹ کرنے کے بعد اپنا اپ ڈیٹ کر سکیں گے۔ دوسرے میں مردم شماری کے دوران ہر خاندان اور فرد کی آبادیاتی اور دیگر تفصیلات کو اپ ڈیٹ کیا جانا ہے۔ اپ ڈیٹ کے دوران کوئی دستاویزات یا بایو میٹرکس نہیں لیے جائیں گے۔ مرکز نے اس مقصد کے لیے پہلے ہی 3,941 کروڑ روپے منظور کیے ہیں۔ مردم شماری کی مشق کے اعلان اور 2020 وبائی امراض کی وجہ سے اس کے التوا کے بعد سے دائرہ اختیاری حدود کو منجمد کرنے کی آخری تاریخ بھی کئی بار توسیع کی جا چکی ہے۔ 2021 میں ہونے والی مردم شماری کو اکتوبر 2024 تک بڑھا دیا گیا ہے۔ اہلکار نے کہا" مرکز تمام سیکورٹی ایجنسیوں کے ساتھ تال میل کر رہے ہیں تاکہ اس سال جموں اور کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے شفاف انعقاد کو یقینی بنایا جا سکے۔"

یوپی کو لے کر ہلچل تیز!

کابینہ کی میٹنگ سے پہلے امت شاہ سے ملنے پہنچے سی ایم یوگی

نئی دہلی// مرکزی وزیر امت شاہ نے پیر (10 جون، 2024) کو یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے ملاقات کی۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے ایک بار پھر امت شاہ کو مرکز میں وزیر بننے پر مبارکباد دی۔ اس کے ساتھ ہی دونوں رہنماؤں کے درمیان ملاقات ایسے وقت میں ہوئی جب مودی کابینہ کی پہلی میٹنگ پیر کی شام لوک کلیان مارگ پر واقع وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر ہونے کا امکان ہے۔ ایسے میں امت شاہ اور یوگی آدتیہ ناتھ کی ملاقات کو لے کر سیاسی حلقوں میں کئی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ امکان ہے کہ دونوں لیڈروں کے درمیان اتر پردیش کے لوک سبھا انتخابی نتائج کو لے کر بات چیت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ امت شاہ اور یوگی آدتیہ ناتھ کے درمیان بی جے پی کا اگلا صدر کون ہوگا اس پر بات چیت کا امکان ہے۔ نتائج آنے کے بعد بی جے پی لیڈر راجویر سنگھ نے کہا کہ وہ اندرونی کشمکش کی وجہ سے الیکشن ہار گئے ہیں۔ اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ کلیان سنگھ کے بیٹے اور اس بار ایٹا لوک سبھا سیٹ سے الیکشن ہارنے والے راجویر سنگھ نے دعویٰ کیا کہ وہ الیکشن نہیں ہارے ہیں، بلکہ باغیوں کے ہاتھوں شکست کھا گئے ہیں۔ مودی حکومت کے تیسرے دور میں وزراء کونسل کی حلف برداری کی تقریب کے بعد اب سب کی نظریں اس پر لگی ہوئی ہیں کہ بی جے پی کا اگلا صدر کون ہوگا۔ اس کی وجہ پارٹی کے موجودہ صدر جے پی نڈا کو کابینہ میں شامل کیا گیا ہے۔ جنوری 2020 میں، جے پی نڈا نے امت شاہ کی جگہ بی جے پی صدر کا عہدہ سنبھالا۔ صدر کے طور پر نڈا کی میعاد اس ماہ ختم ہونے والی ہے۔ اتر پردیش میں لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کو سب سے بڑا دھچکا لگا ہے۔ ریاست کی 80 سیٹوں میں سے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کی سماج وادی پارٹی نے 37 سیٹیں جیتی ہیں۔ ساتھ ہی بی جے پی کو 33 سے مطمئن ہونا پڑا۔ اس کے علاوہ انتخابات میں ایس پی کے ساتھ لڑنے والی کانگریس نے 6 سیٹیں جیتی ہیں۔ 2014 کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب بی جے پی جادوئی اکثریت کے 272 کے اعداد و شمار کو عبور نہیں کر سکی۔ اس کی وجہ سے نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) میں شامل پارٹیوں پر بی جے پی کا انحصار بڑھ گیا ہے۔

مودی کابینہ میں مہاراشٹرا کے چھ نمائندوں کو جگہ ملی، نارائن رانے کا پتہ کٹا

ویب ڈیسک// وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی مرکزی کابینہ میں مہاراشٹرا کے چھ نمائندوں کو جگہ ملی ہے جبکہ کوکن سے رکن پارلیمنٹ وقد آور رہنما نارائن رانے کا پتہ کٹ گیا حالانکہ موجودہ کابینہ میں کئی ایسے چہرے بھی شامل کیے گئے ہیں جو لوک سبھا انتخابات میں ہار چکے ہیں اور وہ کسی بھی ایوان کے رکن نہیں ہے۔ ریاست سے جن مختلف سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں کو وزارت ملی ہے ان میں بی جے پی کے چار اراکین پارلیمنٹ میں جن میں ناگپور سے نتین گڈکری، ممبئی سے پیوش گوئل، پونہ سے مرلی دھر ماہول، راویر سے رکھشا کھڈسے، شیوسینا ایکناتھ شندے گروپ کے پرتاپ راؤ جادھو اور دلت لیڈر ریپبلکن پارٹی آف انڈیا (آر پی آئی (اے)) کے سربراہ رام داس اٹھاولے شامل ہیں۔ ریاست کے ایک اور قد آور رہنما اور راشٹروادی کانگریس پارٹی (اجیت پوار گروپ) کے لیڈر پرفل پٹیل کو بھی مرکزی وزارت سے محروم کیا گیا ہے۔ نتین گڈکری کا تعلق ناگپور سے ہے پچھلی وزارت میں وہ وزیر تھے اور ان کا آر ایس ایس میں اچھا خاصہ دبدبہ ہے۔ پیوش گوئل بھی مرکزی وزیر رہ چکے ہے انہوں نے ممبئی کے مضافات سے کانگریس امیدوار کو شکست دے کر لوک سبھا کی رکنیت حاصل کی ہے وہ پہلے راجیہ سبھا کے رکن تھے۔ رکھشا کھڈسے راویر سے دوسری مرتبہ بی جے پی کی رکن بنی ہے وہ بی جے پی لیڈر ایکناتھ کھڈسے کی بہو ہیں، پونہ سے تعلق رکھنے والے مرلی دھر ماہول پہلے پونہ کے میئر رہ چکے ہیں۔ وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا کے پرتاپ راو جادھو ریاست میں کابینی وزیر تھے اور رام داس اٹھاولے راجیہ سبھا کے رکن ہیں۔

ہریانہ کے وزیر اعلیٰ بی پی ایل خاندانوں میں پلاٹ سرٹیفکیٹ تقسیم کریں گے

چنڈی گڑھ// ایک اہم اقدام میں، ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی نے اتوار کو اعلان کیا کہ ان کی حکومت مکھیہ منتری گرامین آواس یوجنا کے تحت 7,500 سے زیادہ غربت کی لکیر سے نیچے (بی پی ایل) خاندانوں میں 100 مربع گز کے پلاٹوں کے قبضے کے سرٹیفکیٹ تقسیم کرے گی۔ اس اقدام سے پلاٹوں کی رجسٹریشن بھی ساتھ پر مکمل ہوتی نظر آئے گی۔ تقسیم کی تقریب پیر کو ہریانہ بھر میں مختلف مقامات پر ہونے والی ہے۔ جس میں ریاستی حکومت کے سبھی کے لیے مکان فراہم کرنے کی لگن کو اجاگر کیا گیا ہے۔ پچھلی کانگریس حکومت پر تنقید کرتے ہوئے سینی نے دعویٰ کیا کہ اگرچہ مہاتما گاندھی گرامین بستی یوجنا نے اس طرح کے پلاٹوں کا وعدہ کیا تھا۔

2050 تک ہندوستان کی توانائی کی کھپت میں 90 فیصد اضافہ ہوگا

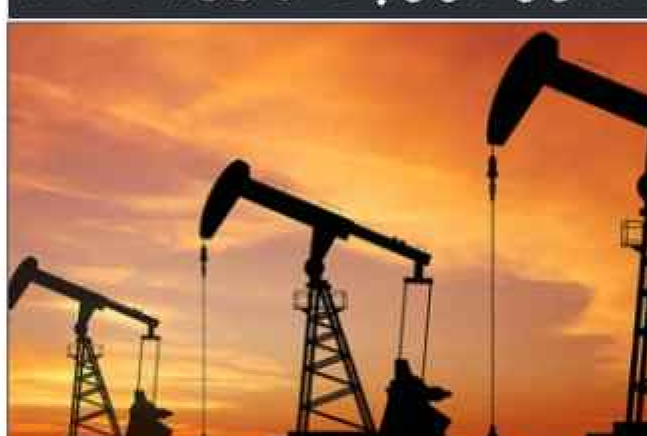

نئی دہلی// بڑھتی ہوئی معیشت کے ساتھ، 2050 تک ہندوستان کی توانائی کی کھپت تقریباً دوگنی ہونے کا امکان ہے، جو کہ دنیا کی تیز ترین شرح نمو میں سے ایک ہے۔ روس کے سب سے بڑے تیل پیدا کرنے والے، روزنیفٹ کے سی ای او ایگور سیچن نے مذکورہ بات کہی۔ 27 ویں سینٹ پیٹرزبرگ انٹرنیشنل اکنامک فورم (SPIEF) میں عالمی کاروباری اور سیاسی رہنماؤں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے جیواشم ایندھن پر بھی بات کی اور اسے "گرین ایجنڈا" قرار دیا۔ ہندوستانی معیشت 2050 تک امریکہ سے آگے نکل جائے گی۔ اگلے پانچ سالوں میں، ہندوستان اپنی مضبوط اقتصادی رفتار کو جاری رکھنے اور 5 ٹریلین ڈالر کی جی ڈی پی کے ساتھ دنیا کی تین سب سے بڑی معیشتوں میں سے ایک بننے کا امکان ہے اور 2050 تک معیشت کے حجم کے لحاظ سے امریکہ کو پیچھے چھوڑ دے گا۔ بیان کے مطابق، سیچن نے کہا کہ ہندوستان کی آخری استعمال کی توانائی کی کھپت 2050 تک 90 فیصد تک بڑھنے والی ہے، جو دنیا کی تیز ترین شرح نمو میں سے ایک ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنے والی دہائیوں میں ترقی پذیر ممالک تیل کی کھپت کے اہم محرک ہوں گے۔ 2030 تک، ممالک کے اس گروپ میں طلب میں اضافے کی توقع ہے کہ عالمی کھپت کی نمو کا 95٪ ہوگا۔ سیچن نے کہا کہ تیل کی طلب میں سب سے زیادہ ترقی ایشیائی ممالک میں متوقع ہے، جو روس کے اہم تجارتی شراکت دار ہیں۔

مودی کی قیادت میں ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات مزید اچھے ہوں گے/ پشپ کمل دہل

نئی دہلی/ آوازِ دی وائس مودی حکومت کی تقریب حلف برداری میں شریک نیپال کے وزیر اعظم پشپا کمل دہل نے مودی سے ملاقات کی۔ حلف برداری کی تقریب میں کئی ممالک کے لیڈروں نے شرکت کی اور مودی کو مبارکباد دی۔ وزیر اعظم پشپ کمل دہل نے لکھا کہ وزیر اعظم نریندر مودی جی سے ملاقات کی۔ میں نے انہیں ہندوستان کے وزیر اعظم کے طور پر مسلسل تیسری میعاد مکمل کرنے پر مبارکباد دی۔ ہم نے نیپال ہندوستان تعلقات کو مزید بہتر بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی قیادت میں ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات مزید بہتر ہوں گے۔ کئی ہمسایہ ممالک کے سربراہان نے ملاقات کی۔ راشٹرپتی بھون میں منعقدہ تقریب حلف برداری میں کئی ممالک کے سربراہان نے شرکت کی۔ ان مہمانوں کی فہرست میں سری لنکا کے صدر محمد میوزو، ماریشس کے وزیر اعظم پراوند جگناتھ، بھوٹان کے وزیر اعظم داشو شیرنگ توبگے، سری لنکا کے صدر رانیل وکرما سنگھے، نیپال کے وزیر اعظم کمال دہل پرچنڈا، بنگلہ دیش کی وزیر اعظم شیخ حسینہ اور سیشلز کے نائب صدر احمد عفیف شامل ہیں۔ حلف برداری کی تقریب کے بعد ہونے والی ملاقات میں پڑوسی ممالک کو دی جانے والی ترجیح بحث کا محور رہا۔ اس میٹنگ میں ہندوستان کی 'پڑوسی پہلے' پالیسی کو پیش کیا گیا۔ صدر مرمو نے کہا کہ ان لیڈروں کی موجودگی نے بحر ہند اور اس سے باہر کے علاقے میں امن اور خوشحالی کو فروغ دینے کی باہمی کوششوں کو آگے بڑھایا۔

اسٹالن نے این ای ای ٹی پر پابندی کا مطالبہ کیا

ویب ڈیسک// تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ اور ڈی ایم کے کے صدر ایم کے اسٹالن نے اتوار کے روز بڑے پیمانے پر تضادات اور حالیہ ملک گیر احتجاج کا حوالہ دیتے ہوئے میڈیکل کورسز میں داخلے کے لیے این ای ای ٹی کے امتحان پر پابندی لگانے کے اپنے مطالبے کا اعادہ کیا ہے۔ ایک بیان میں وزیر اعلیٰ اسٹالن نے ڈی ایم کے حکومت کی طرف سے قائم کی گئی جسٹس اے کے راجن کمیٹی کی رپورٹ بھی شیئر کی جس نے این ای ای ٹی پر پابندی لگانے کی سفارش کی ہے کیونکہ یہ غریب مخالف اور سماجی انصاف کے خلاف ہے۔ انہوں نے این ای ای ٹی کے ضمنی اثرات کی رپورٹ انگریزی اور تمام بڑی ہندوستانی زبانوں میں شیئر کی تاکہ ہر کوئی اسے سمجھ سکے۔ ایم کے اسٹالن نے کہا کہ ڈی ایم کے پہلی پارٹی تھی جس نے این ای ای ٹی کے خطرات کو محسوس کیا اور اس کے خلاف بڑے پیمانے پر مہم چلائی۔ مسٹر اسٹالن نے تمل ناڈو اسمبلی میں این ای ای ٹی سے استثنیٰ دینے کے لیے متفقہ طور پر منظور کی گئی قرارداد کو بھی یاد کیا، جو اب گورنر کی جانب سے غیر معمولی تاخیر کے بعد صدر کی منظوری کا انتظار کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا "ڈی ایم کے پہلی پارٹی تھی جس نے این ای ای ٹی کے خطرات کو محسوس کیا اور اس کے خلاف بڑے پیمانے پر مہم چلائی۔ اقتدار میں آنے کے بعد، ہم نے این ای ای ٹی پر مبنی داخلہ کے عمل کے اثرات کا مطالعہ کرنے کے لیے جسٹس اے کے راجن کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کمیٹی کی رپورٹ وسیع اعداد و شمار کے تجزیہ اور طلباء، والدین اور عوام سے موصول ہونے والی اطلاعات کی بنیاد پر شائع کی گئی تھی اور اسے مختلف ریاستی حکومتوں کے ساتھ شیئر کیا گیا تھا تاکہ این ای ای ٹی کی غریب مخالف اور سماجی انصاف مخالف نوعیت کو بے نقاب کیا جا سکے۔ وزیر اعلیٰ اسٹالن نے کہا" رپورٹ کی سفارشات کی بنیاد پر این ای ای ٹی سے استثنیٰ کا مطالبہ کرنے والا بل تمل ناڈو اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا۔ تمل ناڈو کے گورنر کی طرف سے بے حد تاخیر کے بعد اب یہ صدر کی منظوری کا انتظار کر رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ اسٹالن نے کہا" چونکہ بڑے پیمانے پر تضادات کی وجہ سے این ای ای ٹی کی ملک گیر مخالفت میں اضافہ ہوا ہے، ہم جسٹس اے کے راجن کمیٹی کی رپورٹ کو انگریزی اور تمام بڑی ہندوستانی زبانوں میں شیئر کر رہے ہیں تاکہ ہر کوئی این ای ای ٹی کے برے اثرات کو بہتر طور پر سمجھ سکے۔"

اتر پردیش کسانوں کے لئے بجلی بل معافی یوجنا کا آغاز

دیوبند// اتر پردیش کے کسانوں کے لئے یہ خبر نہایت اہم اور خوشخبری کی طرح ہے کیوں کہ اتر پردیش پاور کارپوریشن کی جانب سے اتر پردیش کے کسانوں کے لئے "یوپی کسان بجلی بل معافی اسکیم" کو نافذ کر دیا گیا ہے، اس اسکیم کے تحت کسانوں کے صد فیصد بجلی بل معاف کئے جائیں گے جس کی آخری تاریخ 30 جون 2024 ہے۔ واضح ہو کہ اتر پردیش کے جو کسان اپنی کھیتی کے لئے ٹیوب ویلوں سے کھیتوں کی سینچائی کرتے ہیں تو ایسے کسانوں کے بجلی بل معافی اسکیم نافذ کی گئی ہے۔ صوبائی وزیر اعلیٰ کے احکامات کے مطابق اتر پردیش میں کسانوں کے بجلی بل معافی اسکیم نافذ کی گئی ہے۔ صوبائی وزیر اعلیٰ کے احکامات کے مطابق اتر پردیش میں کسانوں کے سبھی ٹیوب ویلوں کے بجلی کے بل یکم اپریل 2023 سے معاف کر دیئے گئے ہیں، یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اس درمیان جن کسانوں نے اپنے بجلی کے بل ادا کر دیئے ہیں ان کا پیسہ واپس دیا جائے گا۔ پاور کارپوریشن کے ذریعے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جو بل اس وقت میں جمع ہوئے ہیں ان کی رقم کسانوں کو واپس کی جائے گی۔ اتر پردیش میں اس بجلی بل معافی اسکیم کی میعاد کو بڑھا کر 30 جون 2024 کر دیا گیا ہے، کسان بجلی صارفین سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے بجلی بل معاف کرانے کے لئے 30 جون سے قبل آن لائن رجسٹریشن کرائیں، یہ رجسٹریشن کسی بھی جن سیوا کیندر سے کرائے جا سکتے ہیں۔

ریکارڈ بنانے کے بعد پھسل گیا شیئر مارکیٹ، سینسکس پہلی بار 77 ہزار سے تجاوز کر گیا

نئی دہلی// گھریلو شیئر مارکیٹ میں آج منافع وصولی کا دباؤ نظر آ رہا ہے۔ آج کے کاروبار کا آغاز مضبوطی کے ساتھ ہوا۔ ابتدائی کاروبار میں سینسر مارکیٹ نے خریداری کے تعاون سے مضبوطی کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔ سینسکس پہلی بار 77 ہزار پوائنٹس کی سطح کو عبور کرنے میں کامیاب رہا۔ لیکن اس کے بعد، مارکیٹ میں منافع وصولی شروع ہوگئی، جس کی وجہ سے سینسکس اور نفٹی دونوں انڈیکس سرخ رنگ میں غوطہ لگا گئے۔ کاروبار کے پہلے گھنٹے کے بعد سینسکس 0.02 فیصد اور نفٹی 0.12 فیصد کے اضافے کے ساتھ کاروبار کر رہے تھے۔ کاروبار کے پہلے گھنٹے کے بعد شیئر مارکیٹ کے بڑے شیئروں میں الٹرا ٹیک سیمنٹ، پاور گرڈ کارپوریشن، گراسم انڈسٹریز، سپلا اور ہیرو موٹو کارپ کے شیئرز 3.65 فیصد سے 1.52 فیصد کی مضبوطی کے ساتھ کاروبار کر رہے تھے۔ دوسری طرف انفوسس، ایچ سی ایل ٹیکنالوجی، ٹیک مہندرا، ایل ٹی مائنڈ ٹری اور وپرو کے شیئرز 2.21 فیصد سے 2.06 فیصد کی گراوٹ کے ساتھ کاروبار کر رہے تھے۔ موجودہ کاروبار میں حصص بازار میں 2,236 شیئروں میں ایکٹیو ٹریڈنگ ہو رہی تھی۔ ان میں سے 1,651 شیئرز منافع کمانے کے بعد سبز رنگ میں جبکہ 585 حصص خسارے کے بعد سرخ رنگ میں کاروبار کر رہے تھے۔ اسی طرح سینسکس میں شامل 30 شیئروں میں سے 14 شیئرز خریداری کی حمایت کے ساتھ سبز رنگ میں رہے۔ دوسری جانب فروخت کے دباؤ کے باعث 16 شیئرز کی قیمتوں میں تیزی رہی۔ جبکہ نفٹی میں شامل شیئروں میں سے 32 شیئرز سبز نشان میں اور 18 شیئرز سرخ نشان میں تجارت کرتے ہوئے نظر آئے۔ بی ایس ای کا سینسکس آج آل ٹائم ہائی کا نیا ریکارڈ قائم کرتے ہوئے 242.05 پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ 76,935.41 پوائنٹس پر کھلا۔ کاروبار شروع ہوتے ہی خریداری کے سپورٹ کے باعث یہ انڈیکس تقریباً 400 پوائنٹس کی مضبوطی سے پہلی بار 77 ہزار پوائنٹس کی سطح عبور کر کے 77079.04 پوائنٹس کی سطح پر پہنچ گیا۔ لیکن اس کے بعد مارکیٹ میں منافع وصولی شروع ہوگئی جس کی وجہ سے یہ انڈیکس کچھ ہی عرصے میں سرخ نشان پر چلا گیا۔

پانی کی قلت کے مسئلے پر بھاجپا سیاست کر رہی ہے/ عآپ

دہلی کے کئی علاقوں میں پانی کا شدید بحران پیدا ہو گیا ہے۔ ٹینکر کے ذریعے پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ اس پر بھی اب سیاست شروع ہو گئی۔ ریاست میں حکمراں عام آدمی پارٹی ہریانہ حکومت اور بی جے پی پر الزام لگا رہی ہے کہ ہماچل پردیش دہلی کو پانی فراہم کرنے کے لیے تیار ہے لیکن ہریانہ اسے دہلی تک نہیں پہنچنے دے رہا ہے۔ جبکہ بی جے پی نے عآپ کے اس الزام سے انکار کیا ہے۔ عام آدمی پارٹی کی لیڈر پرینکا ککڑ نے کہا ہے کہ دہلی ایک ایسی ریاست ہے جہاں ملک بھر سے لوگ اچھی تعلیم، اچھی زندگی اور اچھی ملازمتوں کے لیے آتے ہیں اور بی جے پی دہلی کے تین کروڑ لوگوں کے پانی کو روک رہی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ دہلی کے لوگوں کو ان کے حقوق ملیں اور بی جے پی کی منفی سیاست کو ناکام بنایا جائے۔ ہم اس کے لیے سپریم کورٹ سے لے کر سڑکوں تک لڑیں گے۔ پرینکا ککڑ نے کہا کہ 31 مئی کو دہلی حکومت نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ گرمی کی شدید لہر کی وجہ سے دہلی میں پانی کی مانگ میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ سپریم کورٹ جانے سے پہلے دہلی حکومت نے ہماچل پردیش حکومت سے بات کی تھی۔ ہماچل حکومت نے بتایا تھا کہ ان کے پاس 137 کیوسک اضافی پانی ہے جو وہ دہلی حکومت کو دے سکتی ہے۔ دہلی حکومت نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ یہ پانی ہریانہ کے ہتھنی کنڈ بیراج کے ذریعے دہلی کے وزیرآباد بیراج تک پہنچ سکتا ہے۔ عام آدمی کی لیڈر کے مطابق اس بار مانسون دیر سے آ رہا ہے اور امید ہے کہ مانسون 30 جون تک دہلی پہنچ جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ سپریم کورٹ کے حکم کے بعد 3 جون کو تمام اسٹیک ہولڈرز کی میٹنگ ہوئی اور اس کے بعد 6 جون کو سپریم کورٹ نے ایک حکم جاری کیا جس میں ہماچل پردیش سے 137 کیوسک پانی دینے کی بات کی گئی۔ ہریانہ حکومت کو اسے بغیر کسی رکاوٹ کے دہلی پہنچانا تھا۔ بس یہی مطالبہ تھا اور یہی حکم دیا گیا تھا۔ عآپ لیڈر نے الزام لگایا ہے کہ ہریانہ نے نہ صرف ہماچل سے بھیجے جانے والے 137 کیوسک پانی کو روک دیا ہے بلکہ 1050 کیوسک پانی کو بھی کم کر دیا ہے جو دہلی کو دوسرے چینل سے 200 کیوسک ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی منفی سیاست کی وجہ سے بی جے پی ہریانہ میں 'آدھی ہو گئی ہے اور جلد ہی صاف ہو جائے گی'۔ انہوں نے کہا کہ ہریانہ کے لوگ اچھے ہوتے ہیں۔ اگر آپ ان سے پانی مانگیں گے تو وہ آپ کو ضرور دیں گے۔ لیکن ہریانہ کی بی جے پی حکومت ہماچل پردیش سے آنے والے پانی کے علاوہ دوسرے چینلوں کے بھی پانی کو روک رہی ہے۔ پرینکا ککڑ نے کہا کہ شمالی ہندوستان میں پانی کے اہم ذرائع چناب، جہلم، سندھ، راوی، بیاس اور ستلج دریا ہیں۔ ان سے پانی شمالی ہندوستان کی مختلف ریاستوں کو فراہم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر پر بھی الزام لگایا ہے کہ اگر وہ چاہتے تو ہریانہ اور دہلی کے درمیان ثالثی کر سکتے تھے اور دہلی کے لوگوں کو پانی فراہم کیا جا سکتا تھا لیکن وہ اپنی اعلیٰ کمان یعنی بی جے پی ہیڈ کوارٹر کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں۔ اس کا دہلی کے لوگوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

جب ہندوستان میں ''گڈ گورننس'' کا انقلاب آیا

سید عاصم محمود

کچھ عرصہ قبل وزیر اعظم پاکستان نے قائد اعظم بزنس پارک کا افتتاح کرتے ہوئے قوم کو بتایا کہ انہیں احساس ہوا ہے کہ ملکی حکومتی نظام کرپٹ ہے۔ وہ کسی کو آسانی سے کام نہیں کرنے دیتا۔ پیسا لگاؤ تو کام ہو جاتے ہیں۔ سسٹم کی خرابی کے باعث عوام کی فلاح و بہبود کے منصوبے بھی مکمل نہیں ہو پاتے۔ کرپٹ نظام کوئی نئی بات نہیں اور نہ ہی اسے درست کرنا کوئی ناممکن بات ہے۔

حکومتی نظام کی اصلاح کرنے والے حکمرانوں میں ایک نمایاں نام شیر شاہ سوری کا ہے جو بہترین انتظام حکومت یا گڈ گورننس انجام دینے کے ماہر تھے۔ انہوں نے صرف پانچ سال کی قلیل

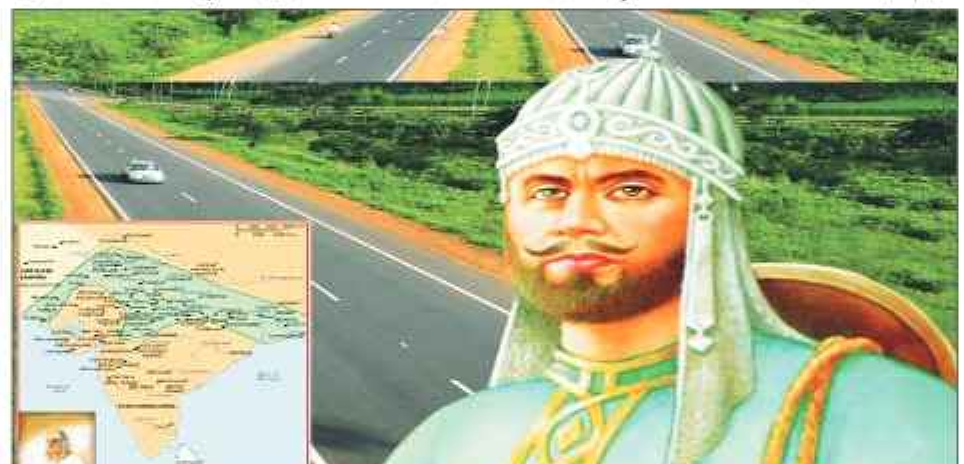

مدت میں حکومت کو عوام کا خدمت گزار بنا دیا۔ دور حاضر میں بھی وزیر اعظم یا صدر کو اپنی صلاحتیں ظاہر کرنے کی خاطر پانچ سال ملتے ہیں۔ شیر شاہ سوری (متوفی 1545ء) کی مثال سے عیاں ہے کہ اگر کوئی حکمران اپنی مملکت میں گڈ گورننس لانا چاہے تو پانچ سال کی مدت کافی ہے۔

حکمرانوں کی عالمی تاریخ میں شیر شاہ ممتاز ہیں۔ کٹر دشمن، مغل بادشاہ ہمایوں انہیں ''استاد بادشاہاں'' کہہ کر پکارا اٹھا۔ وہ بہادر، دانش مند اور سب سے بڑھ کر عوام کے خیر خواہ حکمران تھے۔ انہوں نے رنگ، نسل اور مذہب سے ماورا ہو کر اپنے لوگوں کی خدمت کی اور انہیں متحد کرنے کی سعی کرتے رہے۔ شیر شاہ سوری کی داستان اس لحاظ سے بھی سبق آموز ہے کہ وہ عام سردار کے بیٹے تھے مگر انہوں نے اپنی خداداد قابلیت کے بل بوتے پر تخت دہلی پایا۔

اگر وہ حادثے کا شکار نہ ہوتے، تو ہندوستان کو ترقی و خوشحالی کے لحاظ سے بام عروج پر پہنچا دیتے۔ ان کی داستان سے عیاں ہے کہ جس قوم کو باصلاحیت، اہل اور ایمان دار حکمران مل جائے تو وہ پستی سے اٹھ کر ترقی پاتی ہے۔ حکمران طبقہ کرپٹ ہو تو پھر وہ پوری قوم کا بھی بیڑا غرق کر سکتا ہے۔ شیر شاہ کو کامیابیاں اس لیے ملیں کہ وہ عوام کے دکھ درد سے واقف تھے۔ حکمران بن کر بھی انہوں نے عام آدمی سے رابطہ رکھا اور اس کے مسائل حل کرنے کی جستجو میں رہے۔

شیر شاہ سوری کے پشتون اجداد 1470ء میں افغانستان سے ہندوستان آئے اور ہریانہ میں ایک پٹھان سردار کی جاگیر میں کام کرنے لگے۔ وہیں 1486ء میں شیر شاہ حصار یا بجواڑہ میں پیدا ہوئے۔ اصل نام فرید خان تھا۔ والد نے ترقی کی اور انھیں جاگیریں مل گئیں۔ ان کی چار بیویاں تھیں۔ چوتھی بیوی کے باعث باپ بیٹے میں کشیدگی ہو گئی۔ شیر شاہ پھر والد کے دوست کے پاس مشہور علمی شہر، جون پور چلے گئے۔ وہیں انہوں نے تعلیم پائی اور دینی و تاریخی کتب کا مطالعہ کیا، جلد نوجوان کو مطالعے کی چاٹ لگ گئی اور انہوں نے سینکڑوں کتب پڑھ ڈالیں۔ مطالعے سے ان کا ذہنی کینوس وسیع ہوا اور عقل و دانش بڑھی۔ فرید خان کو فاتحین کی آپ بیتیاں پڑھنے کا شوق تھا۔ مطالعے نے ان کی شخصیت اور کردار نکھارنے میں مدد دی۔

چند سال بعد بزرگوں نے باپ بیٹے میں صلح کرا دی۔ حسن خان نے بیٹے کو سسرام اور خواص پور (ریاست بہار) کی جاگیروں کا انتظام سونپ دیا۔ شیر شاہ جاگیروں کا مکمل کنٹرول چاہتے تھے۔ انہوں نے والد کو لکھا: ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہاں ہمارے کچھ رشتے داروں اور فوجیوں کی زمینیں ہیں۔ ان زمینوں پر کچھ پٹواری کسانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ یہ انتہائی غلط عمل ہے۔ ہر علاقے میں عدل و انصاف ہی ترقی کی جڑ ہوتی ہے جبکہ ناانصافی نہایت خطرناک اور تباہ کن چیز ہے۔ یہ حکومت کی بنیادیں کمزور کر کے اسے برباد کر دیتی ہے۔ آپ مجھے جاگیروں کا مکمل انتظام دیجیے تا کہ میں ظلم و ناانصافی کا خاتمہ کر کے وہاں عدل و انصاف قائم کر سکوں۔''

حسن خان بیٹے کے عزم اور منصف مزاجی سے متاثر ہوئے۔ انہوں نے اسے علاقوں کا مکمل کنٹرول دیا اور وعدہ کیا کہ وہ ان کے امور میں مداخلت نہیں کریں گے۔ یوں انہوں نے بیٹے کو موقع دیا کہ وہ اپنی انتظامی صلاحیتوں کو آزادی سے آزما سکے۔ شیر شاہ نے بھی انہیں مایوس نہیں کیا اور پرگنوں میں بہترین نظام حکومت قائم کر دیا۔ ظالم عزیز و اقارب کو سزائیں دیں۔ یوں انہیں زندگی میں حکومت کرنے کا عملی تجربہ حاصل ہوا۔ شیر شاہ پھر ترقی کرتے چلے گئے۔ مئی 1540ء میں قنوج کے مقام پر ہمایوں کو شکست دی۔ اس طرح ہندوستان کے نئے بادشاہ بن گئے۔ انہوں نے دہلی کو اپنا دارالحکومت بنایا۔

حکومت تقریباً آدھے ہندوستان (بنگال و بہار سے لے کر اتر پردیش، پنجاب اور سندھ تک) پھیلی ہوئی تھی۔ اب وہ اسے مستحکم اور نظام حکومت درست کرنے کی کوششیں کرنے لگے۔ گڈ گورننس کی خاطر وہ حکومت میں بیک وقت کئی اصلاحات عمل میں لائے جو انقلابی نوعیت کی تھیں۔ تب مملکت میں دو متوازی انتظامی نظام موجود تھے۔ ایک تو افسر شاہی یا بیورو کریسی اور دوسرا سرداری نظام۔ سردار عموماً فوجی ہوتے۔ انہیں اپنے عہدے کے مطابق کم یا زیادہ زمینیں دی جاتیں۔ بیورو کریسی میں قاضی، عامل (ریونیو افسر)، کوتوال، مکھیا اور پٹواری شامل تھے۔ ان سبھی کو حکومت سے اپنا کام انجام دینے پر تنخواہ ملتی۔

اس زمانے میں حکومتی ڈھانچے میں فوجی سردار سب سے زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔ بادشاہ وقت انہیں زمینیں دیتے تا کہ وہ حکومت کے لیے ٹیکس اکٹھا کر سکیں اور اپنے اخراجات بھی نکال لیں۔ جنگ کے وقت یہ سردار اپنے علاقوں میں لشکر بھی تیار کرتے۔ ہوتا یہ تھا کہ اکثر فوجی سردار اپنی زمینوں پر حاکم بن بیٹھتے۔ پھر جو جنگجو اور ہوشیار ہوتا، وہ دیگر سرداروں کی زمینوں پر قبضہ کر کے طاقتور ہو جاتا۔ اکثر ایسے طاقتور سردار حکومت کے خلاف بغاوت کر دیتے۔ ان کی وجہ سے حکومت میں شورش رہتی اور امن و امان قائم نہ ہو پاتا جس سے معیشت کو نقصان پہنچتا۔ حکومت بھی مستحکم نہ ہو پاتی۔ شیر شاہ نے اقتدار سنبھال کر فوجی سرداروں کو زمینیں دینے کا نظام بحال رکھا کیونکہ اگر وہ اسے ختم کرتے تو ان کے خلاف کئی بغاوتیں ہو جاتیں۔ انہوں نے مگر سرداروں کی طاقت کمزور کرنے کی خاطر افسر شاہی میں اصلاحات متعارف کرائیں اور اسے پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط و منضبط بنا دیا۔

ایک بڑا مسئلہ یہ تھا کہ سردار اور بیورو کریسی، دونوں نیم خود مختار ہو گئے تھے۔ بادشاہ وقت تو عموماً درباری سازشوں، رنگ رلیوں اور اپنے مشاغل میں منہمک رہتے۔ انہیں بس غرض یہ تھی کہ ٹیکسوں کی رقم موصول ہوتی رہے تا کہ حکومتی و شاہی اخراجات پورے ہو سکیں۔ انہیں یہ پروا نہیں تھی کہ سردار و بیورو کریسی کیونکر عوام الناس سے ٹیکس وصول کرتے ہیں۔ بادشاہوں کی عدم توجہ کے باعث ہی دونوں انتظامی ادارے کرپٹ ہو گئے۔ انھوں نے اپنی ذمے داریوں کو کمائی کا ذریعہ بنا لیا۔ وہ حکومتی آمدن میں سے بھی کچھ حصہ اپنے پاس رکھ کر بے ایمانی کرنے لگے۔ یہی نہیں، وہ مختلف طریقوں سے عوام پر ظلم و ستم کرتے تا کہ ٹیکسوں کی رقم میں اضافہ ہو سکے۔ اس روش نے عوام کی زندگی اجیرن بنا دی۔ شیر شاہ جاگیروں کا انتظام سنبھال چکے تھے۔ انہوں نے سرداری نظام اور بیورو کریسی کے کسانوں اور عوام پہ مظالم اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے۔

حکومت کی تشکیل نو

سرداری نظام اور بیورو کریسی کی آمریت اور من مانی ختم کرنے کی خاطر شیر شاہ نے سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ بیشتر اختیارات اپنے ہاتھوں میں لے لیے۔ شیر شاہ اپنے مشیروں اور وزرا سے مشورے ضرور کرتے مگر وہ کوئی فیصلہ کرنے کے مجاز نہیں تھے۔ یہی وجہ ہے، شیر شاہ روزانہ سولہ گھنٹے کام کرتے تا کہ ہر شعبہ حکومت پر نظر رکھ سکیں۔

رشاہ کے سکے

مقصد یہی تھا کہ گڈ گورننس جنم لے اور عوام سکھ پا سکیں۔ انھوں نے حکومت چلانے کی خاطر صرف چھ محکمے تشکیل دیے: (1) دیوان وزارت:۔ جس کا سربراہ ''وزیر'' کہلاتا۔ یہ دراصل وزیر خزانہ تھا جو حکومت کی آمدن و اخراجات کا حساب کتاب رکھتا۔ صدر وزیر بھی تھا۔ (2) دیوان عرض:۔ جس کا سربراہ ارض الملک تھا۔ یہ وزیر دفاع تھا جو فوج سے متعلق انتظامی امور مثلاً بھرتی، تنخواہیں، سپلائی وغیرہ کے معاملات دیکھتا۔ (3) دیوان رسالت:۔ جس کا سربراہ وزیر خارجہ تھا۔ وہ غیر ملکی سفرا کا استقبال کرتا اور بیرونی حکومتوں سے خط و کتابت کرتا۔ (4) دیوان انشا:۔ جس کا سربراہ ''دبیر خاص'' کہلاتا۔ یہ وزیر اندرون ملک جاری خط کتابت کا انتظام سنبھالتا۔ شاہی فرمان ہر جگہ بھجواتا نیز بیورو کریسی سے پیغامات وصول کرتا۔ (5) دیوان قضا:۔ جس کا سربراہ قاضی القضاۃ تھا۔ یہ قانونی معاملات دیکھتا اور سلطنت میں انصاف بحال رکھتا۔ (6) دیوان برید:۔ جس کا سربراہ برید الملک کہلاتا۔ یہ محکمہ انٹیلی جنس تھا۔

حکومتی جاسوس اس کے ماتحت تھے جو سلطنت کے ہر اہم علاقے میں تعینات تھے۔ ان سے خط کتابت کا انتظام بھی سنبھالتا۔ قبل ازیں بڑی ہندوستانی حکومتیں صوبے میں تقسیم ہوتی تھیں۔ شیر شاہ سوری نے ایک انقلابی کام یہ کیا کہ سلطنت کو زیادہ چھوٹے انتظامی علاقوں میں بانٹ دیا تا کہ انتظام حکومت سہل بنایا جا سکے۔ پہلا انتظامی یونٹ ''سرکار'' تھا جو آج کے ضلع جیسا ہے۔ ان کی کل تعداد 48 تھی۔

ہر سرکار میں ''پرگنہ'' ہوتے جنہیں تحصیل سمجھیے۔ ہر پرگنہ کئی ''موضع'' (ذیلی تحصیل) رکھتا۔ موضع پھر دیہات اور گاؤں پر مشتمل ہوتے۔ ایک پرگنے میں بیورو کریسی یہ تشکیل پائی: امن و امان قائم کرنے کا ذمے دار ''شقدار'' کو بنایا۔ گویا وہ دور جدید کا ضلعی پولیس افسر تھا۔ کسانوں، تاجروں اور دیگر شہریوں سے مختلف ٹیکس جمع کرنے کے نظام کا سربراہ ''امین'' تھا۔ مقدمات سننے اور سزائیں دینے کی ذمے داری ''منصف'' کو سونپی گئی۔ پرگنے میں سرکاری آمدن و خرچ کا حساب رکھنے والا ''خزانچی'' تھا جبکہ سرکاری خط کتابت کے لیے دو ''محرر'' تقرر کیے گئے۔

ایک فارسی اور دوسرا ہندی میں طاق ہوتا۔ ایک ''سرکار'' میں بیورو کریسی کے تین رہنما اہم تھے۔ شقدار شقداران، امین الامین اور منصف المنصفین۔ یہ تمام پرگنوں میں سرکاری ملازمین کے انچارج تھے۔ اس انتظامی تقسیم کی سب سے چھوٹی اکائی گاؤں میں مکھیا (مقدم)، پٹواری اور چوکی دار سرکاری نمائندے تھے۔ چوکی دار گاؤں کی رکھوالی کرتے۔ گاؤں میں پنچایت بھی نیم خود مختار تھی تا کہ لوگوں کی فلاح و بہبود انجام دے سکے۔ یہ پوری بیورو کریسی امن و امان قائم رکھنے اور ٹیکس جمع کرنے میں حکومت کی مدد کرتی۔ شیر شاہ نے پہلی مرتبہ یہ عمل متعارف کرایا کہ وہ ہر دو سال بعد سرکار اور پرگنے کے افسروں کا تبادلہ کر دیتے۔ یوں انہوں نے ہر قسم کی بے ایمانی کو پنپنے سے روک دیا۔

ی کے عہد کی ایک سرائے

ذرائع آمدن

اس زمانے میں حکومت کی آمدن کے بنیادی ذرائع یہ تھے: زرعی ٹیکس، وقف جائیدادیں، تجارتی ٹیکس، نمک ٹیکس، لڑائیوں سے حاصل ہونے والا مال وزر، جزیہ اور ماتحت والیوں، وزرا، درباریوں، سفرا، تاجروں وغیرہ سے ملنے والے تحائف اور بنیادی اخراجات یہ تھے: فوج کی تنخواہیں، اسلحہ خریدنا، بیورو کریسی کی تنخواہیں اور شاہی محل کا خرچ۔ ماضی کی حکومتیں فوجی سرداروں اور درباریوں میں زمینیں بانٹ دیتی تھیں تا کہ وہاں وہ نظم و نسق بحال رکھیں اور زرعی ٹیکس بھی وصول کریں۔ انھی کو ''جاگیردار'' اور ''زمین دار'' کہا جانے لگا۔ رفتہ رفتہ مسئلہ یہ سامنے آیا کہ مکھیا اور پٹواری نے ایکا کر لیا اور جاگیرداروں اور کسانوں، دونوں کو لوٹنے لگے۔

مکھیا و پٹواری کا طریق واردات یہ تھا کہ وہ جاگیردار کو بے خبر رکھتے کہ اس کی زمینیں کتنی ہیں، ان سے کتنی پیداوار ملتی اور کتنا ٹیکس کتنا ہے۔ یہ باتیں جاگیردار سے چھپالی جاتیں۔ چونکہ جاگیرداروں کو اپنے آرام و آسائش اور اپنی آمدن سے غرض تھی، تقریباً سبھی حساب کتاب کے چکر میں نہ پڑتے اور زمینوں کا انتظام مکھیاؤں اور پٹواریوں کے سپرد کر دیتے۔ یہ مکھیا و پٹواری کسانوں پر طرح طرح کے ٹیکس لگا کر ان سے 70 تا 75 فیصد پیداوار یا اس کے مترادف رقم حاصل کر لیتے۔ مگر جاگیردار کو یہی بتاتے کہ 50 فیصد پیداوار ہوئی ہے۔ بقیہ پیداوار یا آمدن وہ خود چٹ کر جاتے۔ جاگیردار تو اپنا اور حکومت کا حصہ مل جانے پر مطمئن رہتا، اُدھر بیچارے کسان نت نئے ٹیکسوں کے باعث ادھ موئے ہو جاتے۔ وہ سارا سال محنت کرتے مگر بدلے میں انہیں چند نوالے ہی ملتے تا کہ جسم و جاں کا رشتہ برقرار رہ سکے۔

باؤلی

زرعی ٹیکسوں کا نیا نظام

شیر شاہ سوری اپنی جاگیروں کا نظام سنبھالتے ہوئے کسانوں کی حالت زار دیکھ چکے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ظالم بیورو کریسی ان کا استحصال کرتی ہے۔ اسی لیے اپنی سلطنت میں زرعی ٹیکسوں کا نیا نظام نافذ کیا جو ''رعیت داری'' کہلایا۔ اس نظام کے ذریعے ریاست اور کاشتکاروں کا براہ راست رابطہ قائم ہوا اور درمیان سے مکھیا، پٹواری وغیرہ کا تعلق بہت کم رہ گیا۔ رعیت داری کے تحت زرعی رقبہ دو بنیادی حصوں میں بانٹ دیا گیا: اول وہ جہاں فصل اچھی ہوتی۔ دوم وہ زرعی رقبہ جو بارانی تھا اور جہاں فصلیں کسی وجہ سے اچھی نہیں ہوتیں۔ جس علاقے میں فصلیں اچھی ہوتی تھیں، وہاں کے کسان اپنی پیداوار کا تیسرا حصہ (33.33 فیصد) حکومت کو بطور ٹیکس دینے لگے۔ جس علاقے میں فصل اچھی نہ ہوتی، وہاں کے کسانوں سے پیداوار کا چوتھا حصہ (25 فیصد) بطور ٹیکس لیا جاتا۔ حکومت نے ''جریبانہ'' اور ''محصلانہ'' کے نام سے دو نئے زرعی ٹیکس متعارف کرائے۔

یہ بالترتیب کل پیداوار کا ڈھائی فیصد اور پانچ فیصد تھے اور بیورو کریسی کی تنخواہوں کے سلسلے میں لیے جاتے۔ تیسرا کام یہ کیا گیا کہ ہر کسان کو ایک سرکاری دستاویز دی گئی جس پر درج تھا کہ اس کی کتنی زمین ہے، کیسی ہے اور اسے کتنا زرعی ٹیکس دینا ہے۔ یہ دستاویز ''پٹہ'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ ایک اور دستاویز بھی بنائی گئی۔

اس پر درج ہوتا کہ حکومت نے اتنی زمین کسان کو دی ہے اور یہ کہ وہ کتنا زرعی ٹیکس ادا کرے گا۔ یہ دستاویز ''قبولیت'' کہلائی۔ کاشتکاروں کی سہولت کے لیے چوتھا اقدام یہ ہوا کہ وہ زرعی ٹیکس پیداوار (جنس) یا نقدی کی صورت ادا کر سکتے تھے۔ نیز انہیں یہ سہولت دی گئی کہ دو اقساط میں ٹیکس ادا کریں۔ سلطنت کے تمام کاشتکاروں نے نئے زرعی ٹیکس نظام کا خیر مقدم کیا۔ ''پٹہ'' اور ''قبولیت'' کی دستاویز سے مکھیا و پٹواری ٹولے کے لیے ممکن نہیں رہا کہ وہ اپنی طرف سے ٹیکس عائد کر کے کسانوں کو لوٹ سکیں جبکہ دیگر سہولیات سے بھی کاشتکاروں کو فائدہ پہنچا۔ سب سے بڑھ کر اب نصف سے زائد پیداوار ان کی ملکیت ہو گئی۔ پہلے استحصالی زرعی ٹیکس نظام کے باعث وہ اپنی 75 فیصد پیداوار سے محروم ہو جاتے تھے۔

مشہور ہندو مورخ، ڈاکٹر کالیکارانجن قانون گو (متوفی 1972ء) نے شیر شاہ سوری کی حیات و خدمات پر ایک کتاب لکھی ہے۔ وہ لکھتا ہے: ''اگر شیر شاہ سوری مزید پانچ سال حکمران رہتے تو ہندوستان سے جاگیرداری نظام مٹ جاتا۔ تب پورے ہندوستان میں چپے چپے پر کھیت و باغ دکھائی دیتے جن کی دیکھ بھال بڑے جوش و ولولے سے کسان اور باغبان کرتے۔'' شیر شاہ زراعت کو قومی معاشی نظام کی بنیاد سمجھتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ کسان ہی ملک کی خوشحالی کا سرچشمہ ہیں۔ لہٰذا وہ خوشحال ہوں گے تو زرعی پیداوار بھی زیادہ ہو گی۔ (ان کا خود کہنا تھا ''افسوس، مجھے حکومت تب ملی جب مجھ پہ بڑھاپا طاری ہو چکا۔'')

تجارت

پہلے تاجروں پر مختلف اقسام کے ٹیکس عائد تھے۔ شیر شاہ نے دو نئے ٹیکس متعارف کرائے اور بقیہ ختم کر دیئے۔ ایک ٹیکس اس وقت لیا جاتا جب تاجر مال لے کر سلطنت میں داخل ہوتا اور دوسرا ٹیکس اس وقت جب تاجر منزل پر پہنچ کر اپنا مال فروخت کرتا۔ ٹیکسوں کے خاتمے سے سلطنت میں صنعت و تجارت نے فروغ پایا۔ پڑوسی علاقوں سے کثیر تعداد میں تاجر سلطنت آئے اور اپنا مال سستے داموں فروخت کرنے لگے۔ یوں شہریوں کو عمدہ اشیا سستی ملنے لگیں اور مہنگائی ختم ہوئی۔ سرکاری ملازم بازار کے بھاؤ ہی سے اشیا خریدتے، انہیں کوئی رعایت حاصل نہ تھی۔

عدل و انصاف

شیر شاہ کا قول تھا کہ عدل اعلیٰ ترین اصول ہے۔ اسی لیے وہ روزانہ معین وقت پر مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد سنتے اور موقع پر انصاف کرتے۔ ہر سرکار اور پرگنہ میں قاضی، شقدار اور منصف بھی فریادیوں کی دادرسی کے لیے تیار رہتے۔ بادشاہ کو کرپشن سے سخت نفرت تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ دوسرے حکمرانوں کے وزیر مشیر بے ایمان تھے، اسی لیے وہ کمزور ہو گئے اور میں انہیں شکست دے سکا۔ ہر حکمران کا فرض ہے کہ وہ اطمینان کر لے، اس کے وزیر کرپٹ نہیں۔ رشوت لینے والے افسر اس قابل نہیں کہ بادشاہ کی ملازمت میں رہیں۔ وہ کہتا ''مجھے رشوت لینے والے شخص سے نفرت ہے۔ ایسا شخص کبھی ملک و قوم اور اپنے آقا کا وفادار نہیں ہو سکتا بلکہ اس سے انہیں نقصان پہنچتا ہے۔'' شیر شاہ عدل و انصاف کرتے ہوئے عزیز و اقارب حتیٰ کہ بیٹوں کا بھی خیال نہ کرتے۔ اگر جرم ثابت ہو جاتا تو ان کے ساتھ بھی مجرموں کی طرح سلوک ہوتا۔ بادشاہ ظالم کو موقع پر ہی کڑی سزا دیتے اور یوں مظلوم تک فوری انصاف پہنچاتے۔

شاہراہیں اور سرائیں

شیر شاہ سوری کا ایک عظیم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے پوری سلطنت میں نئی شاہراہیں تعمیر کرائیں نیز پرانی شاہراہوں کو ازسرنو بنوایا۔ ان کی بنائی چار بڑی شاہراہیں یہ ہیں: (1) سونار گاؤں (نزد ڈھاکہ) تا پشاور بذریعہ آگرہ، دہلی اور لاہور (2) آگرہ تا قلعہ چتوڑ (3) آگرہ تا برہان پور اور (4) لاہور تا ملتان۔ بادشاہ نے تمام شاہراہوں پر ہر دو کوس (چار میل) بعد سرائیں تعمیر کرائیں۔ مقصد یہ تھا کہ مسافروں کو دوران سفر قیام و طعام کی کوئی پریشانی نہ ہو۔ ان سراؤں میں مسلمان اور ہندو مسافروں کے لیے الگ بندوبست تھا۔ انہیں کھانا مفت ملتا۔ سراؤں کا خرچ وقف زمینوں کی آمدن سے پورا ہوتا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ شیر شاہ سوری نے ایسی سترہ سو سرائیں تعمیر کرائیں۔ شاہراؤں پر اہم مقامات پہ ''کوس مینار'' بنائے گئے جو دوران سفر مسافروں کو راستہ بتاتے۔ نیز کنوئیں یا باؤلیاں بنائی گئیں جہاں مسافر اپنی پیاس بجھا لیتے۔ شاہراؤں کے کناروں پر ہزارہا درخت لگائے گئے تا کہ مسافر ان کے نیچے بیٹھ کر سستا سکیں۔ غرض شیر شاہ نے ان تعمیرات کے ذریعے اپنے عوام کی آرام و سہولت کا ہر ممکن خیال رکھا۔ شاہراؤں اور سراؤں کی تعمیر سے سلطنت کو بھی گوناگوں فوائد حاصل ہوئے۔ ملکی دفاع پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گیا۔ شیر شاہ سوری کو سلطنت کے کونے کونے سے خبریں جلد ملنے لگیں۔ تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔

ان شاہراؤں کی حفاظت کا بھی بہترین بندوبست تھا۔ شقدار کو حکم تھا کہ اگر کسی علاقے میں ڈاکو، چور یا قاتل کا سراغ نہ ملے تو وہاں کے مکھیا کو گرفتار کر لو۔ مکھیا مجرم کو گرفتار کرا دیتا، تو اسے انعام ملتا۔ گرفتار نہ کرا پاتا تو مجرم کو دی جانے والی سزا اسے ملتی جو سزائے موت بھی ہو سکتی تھی۔ شیر شاہ کا کہنا تھا کہ ایک گاؤں میں ہر مجرم کا پتا مکھیا کے تعاون سے مل سکتا ہے۔ ایک بار تفتیش کے باوجود قاتل کا سراغ نہیں ملا۔ شیر شاہ نے اپنے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ وہ موقع واردات پر پہنچ کر درخت کاٹنے لگے۔ مکھیا کو خبر ملی تو وہ درخت کی کٹائی روکنے آ پہنچا۔ شاہ کے حکم کی روشنی میں فوراً اسے گرفتار کر کے کہا گیا کہ تمہیں درخت کی کٹائی کا تو فوراً علم ہو گیا مگر یہ نہیں جانتے کہ قاتل کہاں ہے۔ فوراً اس کا پتا بتاؤ ورنہ تمہاری گردن اڑا دی جائے گی۔ مکھیا نے دو دن بعد ہی قاتل کا سراغ لگا لیا جسے قتل کر دیا گیا۔

محکمہ انٹیلی جنس

شیر شاہ سوری نے حکومت مستحکم کرنے اور ہر واقعے سے باخبر رہنے کے لیے جاسوسی کا بہترین نظام قائم کیا۔ تمام شہروں اور قصبات میں جاسوس مقرر کیے۔ یہ جاسوس وزیروں، مشیروں اور بیورو کریسی کے تمام افسروں پر نظر رکھتے۔ ہر جاسوس روزانہ اپنی رپورٹ براہ راست شیر شاہ کو ارسال کرتا۔ یوں بادشاہ باخبر رہتے کہ ہر وزیر مشیر کیا کر رہا ہے اور عوام الناس کس حال میں ہیں۔ وہ غافل اور کرپٹ وزیر کو برطرف کرنے میں دیر نہ لگاتے۔ شاہراؤں پر ہر سرائے میں دو گھوڑے ہر وقت تیار رہتے۔ مقصد یہ کہ جو ہرکارے جاسوسی کی رپورٹیں لیے جا رہے ہیں، وہ تازہ دم گھوڑوں پر سوار ہو کر جلد دربار پہنچ سکیں۔ یہ جاسوس علاقے میں ہونے والے جرائم کی تفتیش میں شقداروں کی مدد کرتے۔ سلطنت میں پولیس نہیں تھی۔ شقدار ہی دیگر حکومتی عملے کے تعاون سے امن و امان قائم کرنے کا ذمے دار تھا۔ اگر وہ کوئی کوتاہی برتتا تو اسے سخت سزا ملتی۔

روزنامہ
وطن
سرینگر

ہند-پاک تعلقات کیا اب جمود ٹوٹے گا؟

انڈیا اور پاکستان کے وزرائے خارجہ آئندہ ہفتے نیو یارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے دوران ملاقات کریں گے۔ وزارتی سطح پر دونوں ملکوں کے درمیان 2015 کے بعد یہ پہلی ملاقات ہوگی اور انڈیا کے مطابق اس میں کرتار پور صاحب گرودوارے تک سکھ عقیدت مندوں کو رسائی فراہم کرنے کی تجویز پر بھی بات کی جائے گی۔ اقوام متحدہ میں دونوں ملکوں کے مستقل نمائندے اس ملاقات کی تاریخ اور وقت طے کریں گے۔ اس سے پہلے پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے وزیر اعظم نریندر مودی کو لکھے گئے ایک خط میں دونوں ملکوں کے درمیان منقطع مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی بات کی تھی۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے سماجی رابطوں کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر ایک بیان میں تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم عمران خان نے انڈین وزیر اعظم نریندر مودی کا مثبت انداز میں جواب دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پیغام میں مذاکرات کے ذریعے 'ایشوز کے حل' کی بات کی گئی ہے۔ یہ اس خط کے جواب میں لکھا گیا ہے جس میں نریندر مودی نے عمران خان کو مبارکباد دی تھی۔ بہر حال باتوں باتوں میں دونوں ممالک کے عوام کیلئے ایک خوشگوار تبدیلی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ایک طرف پاکستانی وزیر اعظم بڑی تیزی کے ساتھ بھارت کی طرف ہاتھ بڑھا رہے ہیں تو دوسری طرف بھارت نے بھی روایت کے برعکس بہت جلدی ہی پاکستانی سربراہ کی پیش کش کا مثبت جواب دیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس خوشگوار تبدیلی کو دونوں ممالک کی قیادت کہاں تک لے جاسکے گی۔ یوں تو بھارت اور پاکستان کے رشتوں کی تاریخ بہت ہی نشیب وفراز سے بھری پڑی ہے۔ ایک طرف بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی لاہور میں ایک تاریخی اعلان کرتے ہیں کہ دوست بدلے جاسکتے ہیں مگر پڑوسی نہیں لہذا ہمیں اچھے پڑوسی بن کر ہی رہنا سیکھنا پڑے گا۔ اسکے بعد کرگل جنگ ہوجاتی ہے اور رشتے ایک دم نفرت وعداوت اور بغض وحسد میں بدل جاتے ہیں۔ اسی طرح دونوں ممالک میں دوستی اور دشمنی کا کبھی کوئی بھروسہ نہیں رہتا ہے۔ الغرض دونوں ممالک کے عوام کی یہ دلی خواہش ہے کہ حکومتی سطح پر دونوں پڑوسی ممالک نزدیک آئیں اور دونوں طرف امن وامان کی بہار دیکھنے کو ملے۔ نیو یارک میں وزراء خارجہ کی متوقع میٹنگ سے اگرچہ زیادہ نتائج اخذ کرنا جلد بازی ہوگی تاہم اسے ایک نیک اور خوش آئند شروعات قرار دیا جاسکتا ہے جسے آگے لے جانے کی ضرورت ہے۔

خودی کی ہر سطح

اپنے ماحول سے مزاحمت کی حالت میں ہے!

ادریس آزاد

اقبال کے نظام فکر میں خدا، انسان اور کائنات کا ربط وتعلق ''مذہبی واردات'' کا مرہون منت ہے۔ کیونکہ شاعرانہ واردات قابل اعتماد نہیں اور ''فلسفہ نام نہیں کسی مسئلے کا حل دینے کا''۔ فلسفہ کا مطمع نظر جیسا کہ اقبال نے بھی بتایا فقط سوال اٹھانا ہے۔ فلہذا یہ مذہب ہی ہے جو خدا، انسان اور کائنات کے درمیان تعلق کی قابل فہم وضاحت کرتا ہے اور یہ قابل فہم وضاحت یہ ہے کہ مذہب کسی بھی شاہد کو حقیقت کے براہ راست مشاہدہ کا راستہ دکھاتا اور حقیقت کے ساتھ من حیث الکل بغلگیر ہونے کا یقین دلاتا ہے۔

اقبال رومی کا مرید ہے اور رومی تو کہتا ہے
ہمچنیں اقلیم تا اقلیم رفت

یہ گویا کائنات میں انسان کی مستقل موجودگی کا مفروضہ ہے جو اگرچہ عین حقیقت بھی ہے لیکن اقبال کے ہاں یہ ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت وارد ہوتا ہے۔ جیسے ڈارون کا ارتقا قنوطی نتائج پر منتج ہوا مگر صرف مغربی مفکرین کے لیے۔ آئن سٹائن کے اکتشافات قنوطی نتائج پر منتج ہوئے تو صرف مغربی مفکرین کے لیے۔ ڈارون کے سروائیول آف دی فٹسٹ کے جنون میں ساڑھے سات کروڑ انسانوں کی جانیں نذر آتش ہوئیں اور آئن سٹائن کے ''کائنات میں کوئی شے مطلق نہیں'' نے انسان کو انفرادی سطح پر بالکل تنہا کر دیا۔

لیکن اگر فکر میں ''ہمچنیں اقلیم تا اقلیم رفت'' کی تاثیر موجود ہو تو انہی نظریات یعنی ڈارون کے ارتقا اور آئن سٹائن کے ''کچھ مطلق نہیں'' سے رجائیت پسند نتائج برآمد کیے جاسکتے ہیں۔ ''میں کائنات کے ہر مرحلے میں موجود تھا، چنانچہ میں کائنات کے ہر مرحلے میں موجود رہونگا'' یہ ہے رومی بایں ہمہ اقبالی نظریہ ارتقا اور اس کا نتیجہ۔

اسی طرح ''کچھ مطلق نہیں'' تو گویا ہر ہر فرد اپنی جگہ مسلّم حقیقت اور اہمیت کا حامل ہے۔ ایک ذرہ بھی اپنے زمان ومکاں کے اعتبار سے اتنا اہم ہے کہ اس کے جیسا کوئی دوسرا ذرہ کائنات میں وجود نہیں رکھتا۔ اقبال کے بقول،

یہ کائنات چھپاتی نہیں ضمیر اپنا
کہ ذرے ذرے میں ہے ذوقِ آشکارائی

اور یہی وہ اقبالی نگاہ ہے جو مطلقیت کے خاتمے میں بھی مثبت پہلو دیکھتی ہے۔ اقبال کے نزدیک انسان کا کائنات کے ساتھ بلاشبہ ایسا ہی رشتہ ہے کہ انسان اسی کون ومکاں کا حصہ ہے لیکن اس کی انسانیت کا وجود قائم رہ سکتا ہے تو ان شرائط پر کہ وہ فطرت کو اپنا دشمن تصور کرتا رہے اور اس مزاحمت کے لیے ہر وقت اپنے اندر نت نئی توانائیوں کی تلاش جاری رکھے۔ اقبال کے نزدیک، اور جیسا کہ شعر اقبال کے مصنف ڈاکٹر سید عابد علی نے بھی لکھا........خودی کی ہر سطح اپنے ماحول سے مزاحمت کی حالت میں ہے نہ کہ مفاہمت کی۔ مفاہمت اقبال کے نزدیک خودی کی موت ہے۔ یہاں تک کہ اقبال کے نزدیک وہی انسان اکمل ہے جو صرف کائنات ہی نہیں بلکہ خدا کے سامنے ٹھہر سکنے کی اہلیت کا حامل بھی ہو۔ اسی مضمون میں اقبال خواجہ عبدالقدوس گنگوہی کا قول درج کرتے ہیں،

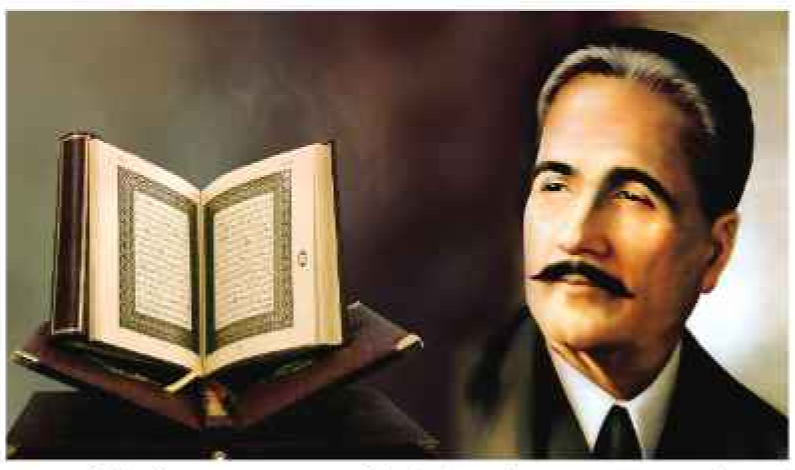

محمد عربی برفلک الافلاک رفت و باز آمد
واللہ اگر من رفتمے ہرگز باز نیامدے

محمد عربی فلک الافلاک پر گئے اور واپس آگئے، واللہ اگر میں گیا ہوتا تو کبھی واپس نہ آتا۔

اقبال وضاحت کرتے ہیں کہ عجمی تصوف کی رو سے لامتناہی خودی کے سامنے متناہی خودی کا استقرار ممکن نہیں۔ قدیم ہندو وحدت الوجود سے لے کر شیخ اکبر ابن عربی کے وحدت الوجود تک کہیں بھی یہ تسلیم نہیں کیا گیا کہ انائے متناہی، انائے لامتناہی کے مقابل دو لمحے بھی ٹھہر پائے گی لیکن اقبال خودی کی زندگی کا مقصد ہی یہی استقرار بتاتے ہیں۔ اقبال کے بقول انائے متناہی اگر انسانی خودی کی صفات سے متصف ہو اور پھر وہ انسانی خودی استحکام حاصل کر چکی ہو تو متناہی انا اس طرح لامتناہی انا کے مقابل ٹھہر پائے گی جیسے دوپہر کے سورج میں چراغ کی لو زندہ رہتی ہے، حالانکہ اس کی تمام تر روشنی سورج کی روشنی میں ضم ہو چکی ہوتی ہے۔

اقبال نے اسی مضمون کی وضاحت میں ایک صوفی کا یہ شعر بھی درج کیا ہے۔

موسیٰ زہوش رفت بیک جلوہ صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

موسیٰ کے ہوش تو صفات کے ایک جلوے سے جاتے رہے تھے اور تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) عین ذات کو دیکھتا رہا اور مسکراتا رہا۔

یعنی اقبال کے ہاں انسانی ذات کی اہمیت کائنات کی ہر شے سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ فقط انسانی خودی ہی ہے جو صاحب لولاک ہونے کا شرف حاصل کر سکتی ہے۔ باقی تمام انائیں بے بصر ہیں۔ انسانی خودی بصیر ہے۔ باقی تمام انائیں مشیت ایزدی کی پابند ہیں، انسانی خودی کا خمیر عناصر اربعہ سے نہیں اٹھایا گیا۔ یہ خدا ہی کی طرح ایک ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ نہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کی اولاد پیدا ہو سکتی ہے۔ خودی ایک حی وقیوم قوت ہے اور اس کی بیداری سے مراد فقط کسی انائے بے بصر (یعنی انسانی جسم) میں اس کی موجودگی سے آگہی ہے۔ موجودگی کی خبر ملتے ہی یہ اپنا اظہار خود کرنے لگتی ہے اور جستجو (عشق) اس کے زندہ رہنے کے لیے غذا کے مصداق ہے۔ ایک بیدار خودی اپنی قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر سکتی ہے یعنی پوری کائنات اس کے سامنے دست بستہ ہو جاتی ہے تاکہ وہ جس بھی انائے بے بصر کو چاہے اپنی تصرف میں لا سکے۔

عشق را از تیغ وخنجر باک نیست
اصل عشق از آب و باد و خاک نیست

غرض اقبال کے نزدیک انسان کا کائنات سے مالک ومملوک کا رشتہ ہے اور انسان جب چاہے کائنات کے سینے کو چیر کر اس سے باہر نکل سکتا ہے۔ بایں ہمہ خدا کو وہی انسان پسند ہے جو ان حدود کو پامال کرے اور اس تک پہنچنے کے لیے اپنے اندر اتنی زیادہ توانائی پیدا کر لے کہ نہ صرف خود بلکہ تمام جمعیت انسانی کو فطرت کے اس میدان کارزار سے نکال کر لے جائے۔

اقبال کے نزدیک خدا نے خود یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور خدا چاہتا ہے کہ انسان قوت پروردگار بن کر ظاہر ہو۔ انسان زمین پر خدا کا نائب ہے تو اس سے مراد یہی ہے کہ وہ خدا والے کام سرانجام دے۔ جیسا کہ اقبال کے ہی بقول،

بے ذوق نہیں اگرچہ فطرت
جو اس سے نہ ہو سکا وہ تو کر

خدا والے کاموں میں ایک کام ''قوت'' کا اظہار بھی ہے۔ یہی وہ رجائیت ہے جو اقبال کے ارتقا میں ہمیں ملتی ہے۔ اسی فکر کی بنا پر اقبال فرد کی ہی نہیں بلکہ قوم کی اجتماعی طاقت کو مقصد معاشرت قرار دیتے اور جماعت کے ہاتھوں تسخیر کائنات کے عمل کو انسانی معاشرے کا آخری مطمع نظر کہتے ہیں۔

کلدیپ نیئر

ایک انسان دوست جنہیں اپنی اردو والی پہچان پر اصرار تھا

کلدیپ نیئر نے اپنے کاموں سے ایک پوری نسل کی ذہن سازی کا کام کیا۔ نو واردان صحافت میں ان کی خاص دلچسپی تھی۔ اس کا ندازہ ذاتی طور پر مجھے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی میں اپنی طالب علمی کے زمانے میں ہوا۔

جو لوگ اردو میں لکھتے پڑھتے ہیں ان کے دلوں میں کلدیپ نیئر کا ایک خاص مقام تھا۔ مذہبی رواداری اور انسان دوستی کا ان جیسا علم بردار اب مشکل سے ہی نظر آتا ہے۔ ایک خلا ہے جو دور دور تک پر ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ کلدیپ نیئر خود بھی اردو اور اس زبان کے بولنے والوں کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ گو کہ اردو اخبار انجام میں جہاں سے انہوں نے اپنے صحافتی کیریئر کا آغاز کیا تھا ان کا قیام بہت ہی قلیل مدت کے لئے تھا مگر وہ زندگی بھر اس بات کا اظہار کرتے رہے کہ انہوں نے اپنے صحافتی کیریئر کا آغاز ایک اردو اخبار سے کیا تھا۔

وہ بہت کم وقت میں بہت اونچے مقام تک پہنچ گئے۔ انگریزی کے دو معتبر روزناموں سٹیٹسمین اور انڈین ایکسپریس میں اہم ذمہ داریاں نبھائیں اور ہندوستان میں دو میں سے ایک نیوز ایجنسی یو این آئی کے سربراہ رہے۔ اس کے علاوہ پچیس سالوں تک دی ٹائمز لندن کے نامہ نگار رہے۔ انھیں اپنی اردو والی پہچان کو ڈھونے کی ایسی کوئی ضرورت نہیں تھی اس کے باوجود وہ زندگی بھر اس پر اصرار کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اخبارات میں ان پر چھپے تمام مضامین میں یہ ذکر موجود ہے کہ انہوں نے اپنی صحافت کا آغاز ایک اردو اخبار سے کیا تھا۔ وہ سیالکوٹ میں پیدا ہو? تھے اور اس بات پر بھی فخر کرتے تھے کہ وہ اس جگہ کے رہنے والے ہیں جس نے اردو کے دو بڑے شاعروں علامہ اقبال اور فیض احمد فیض کو پیدا کیا۔

اردو سے ان کے لگاؤ کا ایک اور ثبوت ان کا ہفتہ وار سنڈیکیٹڈ کالم ''بٹوین دی لائنز'' تھا جو وہ انیس سو پچاسی سے مسلسل لکھ رہے تھے۔ انگریزی میں لکھا ہوا ان کا یہ کالم ہندوستان کی تمام اہم زبانوں کے تقریباً اسی اخبارات میں چھپا کرتا تھا جن میں اردو کے اخبارات بھی شامل تھے۔ مگر اردو اخبارات کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ انھیں ان کا کالم اردو میں ہی ملتا تھا کیونکہ اس کا اردو ترجمہ وہ اپنی نگرانی میں کرواتے تھے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ کلدیپ نیئر ہندوستان کے واحد سنڈیکیٹڈ کالم نویس تھے جو ہندوستان کی ہر زبان میں پڑھے جاتے تھے۔ یوروپ اور امریکا میں بہت سارے معروف صحافیوں نے اپنے نام سے سنڈیکیٹڈ کالم جاری کر رکھا ہے۔ ہندوستان میں اس کی روایت کلدیپ نیئر نے شروع کی اور کامیاب رہے۔ یہ حقیقت غور طلب ہے کہ ہمارے یہاں تقریباً تمام معروف صحافی اپنے نام سے کالم لکھتے ہیں جو کسی مخصوص اخبار یا رسالے میں شائع ہو کر رہ جاتا جبکہ کلدیپ نیئر کا کالم نہ صرف ہندوستان کے مختلف علاقائی اور لسانی اخبارات میں چھپتا تھا بلکہ پاکستان، بنگلہ دیش اور خلیجی ممالک کے اخبارات کی زینت بھی بنتا تھا۔ خشونت سنگھ ملک کے دوسرے مقبول ترین کالم نویس تھے۔ ان کے قارئین ان کے قلم کی چاشنی کے اسیر تھے اور ان کے کالم کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے اپنے نام سے سنڈیکیٹ شروع نہیں کیا اور اپنے آپ کو ہندوستان ٹائمز اور انگریزی زبان تک محدود رکھا جبکہ وہ اردو اور فارسی کے اسکالر بھی تھے۔

کلدیپ نیئر کی پہچان ایک سیاسی مبصر کی تھی۔ اپنی تحریروں کے ذریعہ انہوں نے اپنے وقت کے تمام اہم مسائل پر نہ صرف لکھا بلکہ کہیں زیادتی ہوتے دیکھی تو عملاً اس کے خلاف کھڑے بھی ہو۔ ان کی تحریروں میں جدید ہندوستان کی ایک پوری تاریخ نظر آتی ہے۔ جواہر لال نہرو سے لے کر نریندر مودی تک تمام وزیر اعظم کے کاموں کا انہوں نے تجزیہ کیا اور آزادانہ طور پر ان سے اتفاق واختلاف کیا۔ ایک وزیر اعظم نے انھیں جیل بھیجا تو دوسرے نے انہیں ملک کا ہائی کمشنر بنا کر لندن میں تعینات کیا۔ مگر ان کے اوپر نہ سزا کا اثر ہوا نہ جزا کا۔ وہ ہمیشہ ایک آزاد صحافی کے طور پر جئے جو صرف اپنے ضمیر کی آواز سنتا ہے۔ صدر جمہوریہ نے انھیں ایک بار راجیہ سبھا کے لئے بھی نامزد کیا جہاں پوری مستعدی کے ساتھ انہوں نے چھ سالوں تک کام کیا۔

وہ اظہار رآزادی کی آزادی کے زبردست حامی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت وقت کی طرف سے جب کبھی پریس کی آزادی صلب کرنے کی کوشش ہوئی وہ اس کے خلاف میدان میں کود پڑے۔ ایمرجنسی کے دوران وہ اس وجہ سے جیل گئے مگر اپنی روش نہیں بدلی۔ انیس سو بیاسی میں جب اندرا گاندھی کے اشارے پر ''بہار پریس بل'' لاکر پریس کی آزادی پر دوبارہ حملے کی کوشش ہوئی تو اس کے خلاف کھڑے ہونے والوں میں کلدیپ نیئر پیش پیش تھے۔ اسی طرح دو سال قبل جب این ڈی ٹی وی پر موجودہ سرکار نے پابندی لگانے کی کوشش تو اس وقت بھی دہلی پریس کلب میں جو احتجاج ہوا اس میں کلدیپ نیئر ضعیف العمری کے باوجود موجود رہے۔

کلدیپ نیئر حقوق انسانی کے زبردست علم بردار تھے۔ وہ اس سلسلے میں قائم کی گئی پہلی تنظیم پی یو سی ایل یعنی پیوپلس یونین فار سول لبرٹیز کے اولین سپاہیوں میں سے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ انسانی حقوق کی پامالی اور سماجی نابرابری کے خلاف مہم چلانے والوں کے ساتھ برابر کھڑے نظر آئے۔ اس کام کے لئے وہ مسلسل سفر کرتے رہتے تھے۔

ہندوستان اور پاکستان کے بیچ نفرت کی جو دیواریں آج نظر آرہی ہیں وہ ان کے زمانے میں بھی تھیں بلکہ اس کی پہلی اینٹ ان کی ابتدائی زندگی میں رکھی گئی اور وہ ذاتی طور پر اس سے متاثر بھی ہو۔ انھیں اپنے آبائی وطن سے ہجرت کرنا پڑا جس کی کسک وہ پوری زندگی محسوس کرتے رہے مگر انہوں نے اس کا گہرا اثر قبول نہیں کیا۔ پوری زندگی دونوں ملکوں کو قریب لانے کی کوشش کرتے رہے۔ ہر سال چودہ اگست کو واگہ کی ہند-پاک سرحد پر جا کر کینڈل مارچ کرتے رہے۔

ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات ہوں یا ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی رشتے ان کے قلم نے کبھی معروضیت کا دامن نہیں چھوڑا۔ وہ زندگی بھر اپنی تحریروں کے ذریعہ، اور اپنی سماجی سرگرمیوں کے ذریعہ بھی، امن کے پیامبر بنے رہے اور ایسی طاقتوں کے خلاف کھڑے نظر آئے جو نفرتوں کو ہوا دیتے ہیں۔ ان کی ان کوششوں کا موازنہ آج کے بہت سارے سینئر صحافیوں اور تجزیہ نگاروں سے کیا جائے تو سب کے سب مضحکہ خیز معلوم ہوتے ہیں۔ خاص طور پر جب وہ پاکستان پر بات کرتے ہیں تو جیسے ان پر جنونی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

کلدیپ نیئر نے اپنے کاموں سے ایک پوری نسل کی ذہن سازی کا کام کیا۔ نو واردان صحافت میں ان کی خاص دلچسپی تھی۔ اس کا ندازہ ذاتی طور پر مجھے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی میں اپنی طالب علمی کے زمانے میں ہوا۔ ایک سال وہ سٹوڈنٹس یونین کی دعوت پر وہاں آئے تو اس خواہش کے ساتھ آئے کہ ان کی ملاقات جرنلزم کے طالب علموں سے کرائی جائے۔ ہمارے لئے یہ ایک بڑا اعزاز تھا چنانچہ پوری کلاس شہناز ہاشمی صاحبہ جو کہ ہمیں انگلش جرنلزم پڑھاتی تھیں کے ساتھ یونیورسٹی گیسٹ ہاؤس ان سے ملنے گئی اور تقریباً پورا دن ان کے ساتھ گزارہ۔ اس وقت انہوں نے ایک نصیحت کی جو کم از کم میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔ یہ نصیحت ایک صحافی کے کردار سے متعلق تھی۔ انہوں نے کہا کہ پڑھنے والا ایک صحافی کو صرف اس کی تحریر کے حوالے سے جانتا ہے۔ اس لئے جو کچھ بھی تمہارے نام سے چھپے وہ قابل اعتنا ہو ورنہ لوگ تم پر اعتبار کرنا چھوڑ دیں گے۔

آج کے تناظر میں کلدیپ نیئر کی یہ نصیحت بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ ٹیلی ویژن چینلوں نے صحافت کو جہاں گلیمر عطا کیا ہے وہیں صحافیوں کو ننگا بھی کر دیا ہے۔ ایسے صحافی جن پر عوام کا واقعی بھروسہ ہو انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ کیا ٹیلی ویژن اور کیا پرنٹ ہر جگہ ایسے صحافیوں کی بھرمار ہے جو پیشہ ور کم اور پیشہ کرنے والے زیادہ لگتے ہیں۔ کلدیپ نیئر صحافیوں کی اس نسل سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے کبھی اپنے پیشے سے سمجھوتہ نہیں کیا۔ جیل جانا منظور کیا مگر گھٹنے نہیں ٹیکے۔ ان کے لئے صحافت محض ایک پیشہ نہیں تھا بلکہ با مقصد زندگی جینے کا ایک عمل بھی تھا۔

صفحہ اول سے آگے

101

پرجوش اپیل کی ہے۔ سی این آئی کے مطابق 10ویں عالمی یوگا دن کے موقعہ پر وزیر اعظم نریندر مودی نے سرینگر میں جھیل ڈل کے کنارے ایس کے آئی سی سی میں ایک تقریب کی صدارت کی۔ اس موقعہ پر تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ یوگا جموں وکشمیر میں زیادہ سے زیادہ سیاحوں کو راغب کرنے میں مدد کرسکتا ہے جو مقامی باشندوں کو روزی روٹی کے نئے مواقع فراہم کرے گا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے مصر میں منعقدہ ایک مقابلے کا حوالہ دیا جس میں شمالی افریقی ملک میں سیاحت کو فروغ دینے کے لیے یوگا کا استعمال کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا" میں نے حال ہی میں مصر سے ایک ویڈیو دیکھی۔ انہوں نے ایک مقابلہ منعقد کیا اور ملک کے مشہور سیاحتی مقامات سے یوگا کی بہترین تصاویر اور ویڈیوز کو انعام سے نوازا۔ تصویروں اور ویڈیوز میں، میں نے دیکھا کہ مصری لڑکیاں مشہور اہرام کے سامنے یوگا کر رہی ہیں، یہ بہت پرکشش تھی"۔ انہوں نے کہا" کشمیر کیلئے یوگا روزی روٹی کا اتنا بڑا ذریعہ بن سکتا ہے۔

102

لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے آج کشمیر ہیریٹیج گورنمنٹ آرٹس ایمپوریم، سری نگر میں جموں و کشمیر ٹریڈ شو 2024 کا افتتاح کیا۔ اپنے خطاب میں لیفٹیننٹ گورنر نے کاریگروں، بُنکروں، کاشتکاروں اور کاروباری کاروباریوں کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے صنعت وتجارت کے محکمے اور ٹریڈ اینڈ پرموشن آرگنائزیشن (JKTPO) کی دستکاری، ہینڈلوم، زراعت اور باغبانی کے متنوع شعبوں کو فروغ دینے کی کوششوں کی تعریف کی۔ تجارتی نمائش اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ جموں کشمیر کے مرکزی علاقے نے مواقع کے دور کا آغاز کیا ہے۔"

103

یکساں مواقع اور حقوق مل رہے ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے ایس کے آئی سی سی میں نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ زراعت ہو، باغبانی ہو، ہینڈلوم انڈسٹری ہو، کھیل ہو یا اسٹارٹ اپ، کشمیر میں ہر ایک کے لیے مواقع پیدا کیے جارہے ہیں۔ اور میں یہاں صرف اسٹارٹ اپس کی دنیا سے وابستہ نوجوانوں سے ملنے آیا ہوں۔

104

اور ایک لاپتہ ہوگیا۔ انہوں نے بتایا کہ واقعہ کی اطلاع ملنے کے فوراً بعد مقامی پولیس، ایس ڈی آر ایف، آرمی اور مقامی لوگوں نے مشترکہ طور پر بچاؤ آپریشن شروع کیا جس میں جمعہ کی صبح لاپتہ نوجوان کی لاش برآمد ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان کی شناخت 25 سالہ عادل منظور شاہ ولد منظور شاہ ساکن نیلہ پال پورہ بٹن بارہمولہ کے طور پر کی ہے۔

105

کہ 23 کو دو مزید پروازیں طے کی گئی ہیں، جو بالترتیب صبح 11 بجکر 50 منٹ اور شام 4 بجکر 25 منٹ پر پہنچیں گی۔ انہوں نے کہا کہ حجاج کرام کی واپسی کیلئے تمام تر انتظامات کو حتمی شکل دی جاچکی ہے اور واپسی پر عازمین کی بلا خلل نقل وحرکت اور ان کیلئے دیگر سہولیات بہم رکھی گئی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ 9 کشمیر عازمین میں سے ایک جو ان 65 ہندوستانی عازمین میں شامل ہے، جو حج 2024 کے دوران فوت ہوئے تھے۔

106

درمیان براہ راست مذاکرات کی حمایت کی۔ ترجمان میتھیو ملر نے مزید کہا کہ امریکہ، پاکستان اور بھارت کے درمیان براہ راست مذاکرات کی حمایت کرتا ہے لیکن ان مذاکرات کی رفتار، دائرہ کار اور کردار کا تعین امریکہ نے نہیں بلکہ فریقین کو کرنا ہے۔ امریکی ترجمان نے ممکنہ پاک بھارت مذاکرات میں جو بائیڈن انتظامیہ کے کردار پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم یہ نہیں بتاسکتے کہ دونوں ممالک کے درمیان بات چیت کو کیسے انجام دیا جائے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان میتھیو ملر نے پاکستان کے ساتھ مضبوط انسداد دہشت گردی شراکت داری پر زور دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے ساتھ ملٹری ٹو ملٹری اعلیٰ سطح انسداد دہشت گردی ڈائیلاگ کے ذریعے عسکریت پسندی کے خلاف استعداد بڑھانے کے کئی پروگرام پر اتفاق کیا ہے۔ میتھیو ملر کے بقول امریکا اور پاکستان کے درمیان انسداد دہشت گردی کے لیے کارکردگی کا جائزہ سالانہ بنیاد پر لیا جاتا رہے گا۔ علاقائی سلامتی کو لاحق خطرات سے نمٹنا امریکا اور پاکستان کے مشترکہ مفادات ہیں۔

107

موصول ہوئی جس میں قریشی کی طرف سے ایکس پر بنایا گیا" قابل اعتراض" مواد دکھایا گیا ہے۔ پولیس نے معاملے کا نوٹس لیا ہے اور قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایکس پر ایک پوسٹ میں، فہیم نے مبینہ طور پر لکھا" جب I کو We سے بدل دیا جائے گا تو انڈیا ویسٹ انڈیا بن جائے گا، یعنی ہم انڈیا بودی کو آج کام پر ایک پاجیت کا ساتھ ختم کریں گے۔ انہوں نے پوسٹ پاکستان اور بھارت کے خلاف میچ کے بعد کیا تھا۔ جس پر پولیس نے ایک مقدمہ سیکشن 505(1)(B) کے تحت درج کیا گیا تھا۔ پولیس نے بتایا کہ مزید تفتیش جاری ہے۔ خیال رہے کہ قریشی گزشتہ 11 ماہ سے بنگلورو میں ہے اور اس وقت پولیس کی حراست میں ہے۔

108

ہے۔ 1998 میں دہلی کا درجہ حرارت 46.5 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ گزشتہ کئی دہائیوں میں ایسے لگاتار 7 نہیں گزرے جب زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 45 ڈگری سیلسیس یا اس سے زیادہ رہا ہو لیکن اس مرتبہ ایسا ہی ہوا ہے۔ اس سے قبل 1998 میں لگاتار 4 دن ایسے تھے جب درجہ حرارت 45 ڈگری سے زیادہ تھا۔ مزید برآں، موجودہ مرحلے میں مسلسل 6 دنوں تک گرم رات' کے حالات رہے (جب زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 ڈگری سیلسیس سے زیادہ اور کم از کم درجہ حرارت معمول سے کم از کم 4.5 ڈگری زیادہ ہو)۔ 19 جون کو رات کے وقت 35.2 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا جو 1964 کے بعد دارالحکومت میں سب سے زیادہ کم سے کم درجہ حرارت تھا۔ آئی ایم ڈی کے مطابق، گرمی کی لہر کا دن وہ ہوتا ہے جب زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت یا تو 45 ڈگری سیلسیس یا اس سے زیادہ ہو، یا جب یہ 40 ڈگری سیلسیس سے زیادہ ہو اور معمول سے کم از کم 4.5 ڈگری سیلسیس زیادہ ہو۔ دہلی-این سی آر میں پچھلے کچھ دنوں میں جس طرح درجہ حرارت میں اضافہ ہوا ہے، اس کی وجہ سے کئی لوگوں کے بیمار ہونے اور متعدد اموات کی خبریں سامنے آئیں۔ میڈیا میں شائع ہونے والی مختلف رپورٹوں کے مطابق دہلی میں اب تک 70 لوگوں کی جان گرمی کی وجہ سے گئی ہے۔ اگر ہم غازی آباد اور این سی آر کے دیگر شہروں کی بات کریں تو یہاں بھی یہ تعداد 50 سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ تاہم انتظامیہ کی جانب سے ان اعداد و شمار کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں کی گئی ہے۔ غنیمت کی بات یہ ہے کہ دہلی میں گزشتہ دو دنوں سے موسم خوشگوار ہے۔ مطلع ابر آلود ہے اور وقفے وقفے سے تیز ہوائیں چل رہی ہیں۔ دہلی کے لوگوں کو شدید گرمی سے کچھ راحت ضرور ملی ہے لیکن محکمہ موسمیات کے مطابق آنے والے دنوں میں گرمی ایک بار پھر بڑھ سکتی ہے۔ تاہم، دہلی اور این سی آر میں مہینے کے آخر میں بارش کا امکان ہے۔ یعنی اگلے چند دنوں کے بعد دہلی این سی آر میں مانسون کی بارش کا امکان ہے، جس کی وجہ سے لوگوں کو جون کے آخر اور جولائی کے پہلے ہفتے میں گرمی سے راحت مل سکتی ہے۔

109

جموں کشمیر کو عالمی نقشے پر رکھ دیا ہے۔" انہوں نے کہا" یوگا فلاح وبہبود کے جسمانی، نفسیاتی اور جذباتی پہلوؤں کو بڑھانے میں سب سے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وزیر اعظم یوگا کو دنیا میں لے گئے ہیں اور آج ہماری قدیم روایت کا یہ انمول تحفہ پوری دنیا میں رائج ہے۔" لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ یوگا خوشی کی طرف ایک جامع نقطہ نظر ہے۔ یہ صحت مند زندگی کی طرف پہلا قدم ہے۔ یہ جسم اور دماغ کو متحد کرتا ہے جیسا کہ سنت پتنجلی نے کہا تھا کہ جسم اور دماغ ایک ہیں۔ یوگا شعور لاتا ہے اور شعور کے ذریعے خالص خوشی پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا" یوگا انسانیت کیلئے ہندوستان کا سب سے بڑا تحفہ ہے اور اس نے لوگوں کی زندگیوں میں خوشی لانے کے لیے مذہب، فرقہ اور جغرافیائی رکاوٹوں کی حدوں کو عبور کیا ہے"۔ انہوں نے مزید کہا'' بہتر صحت کی روک تھام پر مبنی اس بھرپور اور قدیم روایت کو طبی سائنس اور محققین نے روایتی نظام طب کی ایک منفرد اور اہم مشق کے طور پر قبول کیا ہے جو ہر عمر کے لوگوں کے لیے جسمانی اور ذہنی صحت کے زبردست فوائد پیش کرتا ہے''۔ خطاب کے دوران لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے مزید کہا' جسم اور دماغ موجودہ لمحے میں ایک ساتھ مل کر، یہاں اور اب تناؤ کی سطح کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے، ذہن سازی لاتا ہے اور جسمانی طاقت کو بہتر بناتا ہے''۔ ادھر وادی کشمیر کے دیگر علاقوں میں بھی عالمی یوگا دن کے موقعہ پر تقریبات کا انعقاد کیا گیا جس میں لوگوں کی خاصی تعداد نے شرکت کی۔

110

کے مطابق جنوبی کشمیر کے پہلگام، آرو، پہلگام، وُسم، کنگن، کوکرناگ، ویری ناگ، اچھبل اور دیگر سیاحتی مقامات پر جو لوگ کیمپنگ کرنے کیلئے جاتے ہیں وہ وہاں پر پالیتھین لفافوں، پلاسٹک کی اشیاء اور دیگر مضر ماحولیات کوڑا کرکٹ ڈال دیتے ہیں جو قدرتی ماحول کیلئے کافی نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آبی جھرنوں، ندی نالوں میں بھی اس طرح پالیتھین، چپس پیکٹوں کے لفافے، ڈسپوزل واٹر بوتلیں اور دیگر چیزیں ڈال دی جاتی ہے جس سے پانی بھی آلودہ ہورہا ہے۔ اس معاملے پر سیاحت سے جڑے افراد نے سخت تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح سے اگر لوگ سیاحتی مقامات پر گندگی پھیلاتے رہیں تو یہ سیاحتی جگہوں کیلئے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ سیاحت سے وابستہ ایک شہری شبیر احمد نے نمائندے سے بتایا کہ لوگ یہاں سیر سپاٹے کیلئے آئیں لیکن پالیتھین کا استعمال نہ کریں اور صحت صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ اس دوران معلوم ہوا ہے کہ سرکاری سطح پر بھی سیاحتی مقامات پر پالیتھین اور پلاسٹک کے استعمال کو کم کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔

111

جاری رکھا گیا ہے اور اگر وزیر اعظم فاصلوں کو مٹانے کی بات کرتے ہیں تو اس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہیے۔ گذشتہ برسوں کے دوران 'انسانیت، جمہوریت اور کشمیریت' اور 'دلی کی دوری اور دل کی دوری کو ختم کرنے' کی باتیں بھی کی گئیں تھی لیکن عملی طور پر کوئی اقدام نہیں اٹھایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کی طرف سے جن پروجیکٹوں اور فنڈس کا اعلان کیا گیا ہے وہ سب ابہام سے پر ہیں اور فنڈس کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ عوام کو امید تھی کہ کریری، سنگھپن، مغل روڈ، کرناہ اور دیگر ٹنلوں کے بارے میں کوئی اعلان کیا جائے گا جبکہ بے روزگار نوجوان کسی بڑے روزگار پیکیج کی آس لگائے بیٹھے تھے لیکن سب مایوس ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں 14 لاکھ سے زائد تعلیم یافتہ بے روزگار ہوں وہاں 2 ہزار کے آرڈر نکالنے سے کیا فرق پڑے گا؟ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کشمیری عوام اور یہاں کے ملازمین کو ہراساں کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی ہے۔ یوگا ڈے منانے سے 2 روز قبل ہی لوگوں کو خوف میں مبتلا کر دیا گیا جبکہ تمام سرکاری ملازمین کے ساتھ ساتھ اسکولی بچوں کو مختلف مقامات پر رات کے اندھیرے میں حاضر ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ حاملہ خواتین ملازمین کو بھی نہیں بخشا گیا ہے۔ اور ملازمین کو دھمکی دی گئی کہ وہ اپنی ملازمت یا تقریب میں موجود ہونے میں سے کسی ایک کا انتخاب کریں۔

112

انڈیا نے ووٹر لسٹ اپ ڈیٹ کرنے کا حکم دیا ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے تین انتخابات والی ریاستوں اور جموں وکشمیر کے چیف الیکٹورل افسران کو مطلع کیا ہے جس میں انہیں کہا گیا کہ" آپ کی ریاست میں قانون ساز اسمبلی کے انتخابات اس سال کے آخر میں ہونے والے ہیں اور عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 21(2) میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ہر عام انتخابات سے قبل اہلیت کی تاریخ کے حوالے سے انتخابات میں ترمیم کی جائے گی"۔

113

کے لئے آمادگی، ان کی توجہ اور لگن کی سطح کو ظاہر کرتا ہے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے متھرا چھاؤنی میں فوجیوں کے ساتھ یوگا کیا۔ بین الاقوامی یوم یوگا کے موقع پر آرمی چیف منوج پانڈے اور دیگر اعلی فوجی افسران نے بھی وزیر دفاع کے ساتھ یوگا کیا۔ اس موقعہ پر تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک ہندوستانی سپاہی یوگا اور یوگی کے تمام خصائص کو مجسم کرتا ہے جو عالمی طور پر تسلیم شدہ ہیں۔ سپاہی کی جسمانی اور ذہنی طاقت کا دنیا میں متعدد بار مظاہرہ کیا گیا ہے۔ فوجی کی نہ صرف سرحدوں پر بلکہ ہندوستانی علاقے کے اندر بھی بدقسمتی سے ہونے والی آفات کے دوران لوگوں کی مدد کرنے کیلئے آمادگی، ان کی توجہ اور لگن کی سطح کو ظاہر کرتا ہے۔ بھارتی فوجیوں نے جس طرح سے مختلف حالات میں غیر ضروری جارحیت سے گریز کیا ہے وہ بھی یوگی کے طور پر آپ کی شناخت کی عکاسی کرتا ہے۔

114

ہے لیکن بارش اور گرج چمک کے ساتھ ہلکی آندھی کے امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ سی این آئی کے مطابق وادی کشمیر کے بیشتر علاقوں میں جمعہ کو بھی وقفے وقفے سے ہلکی بارشیں ہوئیں جس کے نتیجے میں ماہ جون میں بھی موسم انتہائی سرد ریکارڈ کیا گیا۔ جموں وکشمیر میں وقفے وقفے سے بارش کا سلسلہ جمعہ کو بھی جاری رہا جس کے باعث سردی کی لہر لوٹ آئی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں میں سرینگر میں 5.7 ملی میٹر، قاضی گنڈ میں 4.2 ملی میٹر، پہلگام میں 4.4 ملی میٹر، کپواڑہ میں 4.0 ملی میٹر، کوکرناگ میں 1.4 ملی میٹر، گلمرگ میں 1.4 ملی میٹر، جموں میں 0.3 ملی میٹر، بانہال میں 5.0 ملی میٹر، بٹوت میں 5.0 ملی میٹر بارش ہوئی۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ بارشوں کے باعث دن اور رات کے درجہ حرارت میں کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ سرینگر میں گزشتہ رات 13.7 ڈگری سینٹی گریڈ کے مقابلے میں کم سے کم 15.4 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ اسی طرح سے قاضی گنڈ میں گزشتہ رات 13.6 ڈگری کے مقابلے میں کم از کم 14.0 ڈگری سیلسیس، کوکرناگ میں کم از کم درجہ حرارت 15.1 ڈگری سینٹی گریڈ کے مقابلے 13.7 ڈگری سینٹی گریڈ اور کپواڑہ میں گزشتہ رات 16.6 ڈگری کے مقابلے میں 12.2 ڈگری سیلسیس کا کم سے کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔

115

متعلقہ ڈیلروں نے بتایا ہے کہ مویشیوں سے لدے 400 ٹرک عید سے چار دن پہلے یہاں پہنچ گئے۔ مٹن ڈیلرز ایسوسی ایشن کشمیر کے جنرل سیکرٹری نے ایک مقامی خبر رساں ادارے کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا کہ عیدالاضحیٰ سے چار دن قبل مویشیوں سے لدے 400 ٹرک کشمیر پہنچ گئے۔

116

کے جج جسٹس راہل بھارتی نے کی۔ تقریب میں چیف جسٹس، جسٹس این کوٹیشور سنگھ، جسٹس تاشی ربستان، جسٹس سنجیو کمار، جسٹس سنجے دھر، جسٹس محمد یوسف وانی رجسٹرار جنرل کی موجودگی میں چیف جسٹس کے سیکرٹری، رجسٹرار ویجیلنس، رجسٹرار رولز، ممبر سیکرٹری، جموں وکشمیر لیگل سروسز اتھارٹی، رجسٹرار آئی ٹی، رجسٹرار جوڈیشل، سری نگر/جموں، سیکرٹری، ہائی کورٹ لیگل سروسز کمیٹی، جوائنٹ رجسٹرار (جوڈیشل، پروٹوکول)، سری نگر، جموں اور دیگر ہائی کورٹ کے دونوں ونگز کے رجسٹری کے افسران کے علاوہ جموں وکشمیر اور لداخ کے ہائی کورٹ کے عملے نے شرکت کی۔ اسی طرح کے پروگرام جموں وکشمیر اور لداخ کے یوٹیز کی تمام ماتحت عدالتوں میں منعقد کیے گئے۔

از نیابت پکھواری تحصیل خانصاحب باجلاس محمد یاسین نائب تحصیلدار پکھواری

عنوان: درخواست از جانب عابد مقبول بٹ ولد محمد مقبول بٹ ساکنہ پکھواری تحصیل خانصاحب برائے اجرائی RBA سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او ۲۹۴

اشتہار برائے آگاہی ہر خاص وعام

مندرجہ عنوان الصدر میں ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار آگاہ کیا جاتا ہے کہ سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی RBA پیش کی ہے جو کہ دفتر ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ پٹواری حلقہ سے رپورٹ اور ریونیو ریکارڈ طلب کیا گیا ہے جس کے مطابق سائل کے تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ موضع پکھواری میں موجود ہے۔ سائل بدستور پکھواری میں سکونت پذیر ہے اور تاحال کبھی بھی دو خطہ سے ترک سکونت نہیں کی ہے۔ کنبے کی زرعی وغیر زرعی آمدنی سالانہ 80000 روپے تک ہے اور کنبہ 4/ افراد پر مشتمل ہے اور تفصیل کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	آمدنی سالانہ
محمد مقبول بٹ ولد کریم بٹ	۳۹	مزدوری	80000
شمیمہ بانو زوجہ محمد مقبول بٹ	۳۶	گھریلو کام	
عابد مقبول بٹ پسر محمد مقبول	۱۷	زیر تعلیم	
محمد سالم بٹ پسر۔۔۔	۱۳	----	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار پکھواری

از نیابت گوم احمد پورہ

عنوان: کاغذات منجانب عزیز نبی پسر غلام نبی تیلی ساکنہ موضع ارچندرہامہ تحصیل سنگھ پورہ نسبت OBC سرٹیفکیٹ بحق خود تحت ایس آر او 126/294

اشتہار برائے آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز رپورٹ مطابق پٹواری ضلع سائل مذکور موضع ارچندرہامہ سنگھ پورہ میں ہی رہائش پذیر ہے۔ سائل مذکور تیلی کاسٹ سے تعلق رکھتا ہے جسکے نسبت سائل مذکور اپنے حق میں OBC سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ تفصیل کنبہ بذیل ہے۔

نام مع ولدیت	عمر	پیشہ	رشتہ
غلام نبی تیلی ولد نور محمد تیلی	۶۰	زمینداری	ارچندرہامہ
مسمات فاطمہ بیگم زوجہ غلام نبی تیلی	۵۵	گھریلو کام	
بلال احمد تیلی پسر۔۔۔	۲۸	مزدوری	
فردوسہ دختر۔۔۔	۲۲	گھریلو کام	
عزیز نبی پسر۔۔۔	۱۸	زیر تعلیم	

مندرجہ بالا تفصیل کنبہ ہیں اور کوئی افراد کنبہ نہیں ہے لہٰذا اگر اس بارے میں کسی شخص کو کوئی اعتراض ہو تو سات دن کے اندر یوم دفتر ہذا میں اپنا اعتراض پیش کریں، معیاد گزرنے کے بعد کوئی اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ

عنوان: درخواست منجانب محمد افضل ڈار پسر مرحوم مرحوم رمضان ڈار ساکنہ موضع آرم پورہ تحصیل سنگھ پورہ نسبت Death سرٹیفکیٹ بحق خود برائے وراثت انتقال

اشتہار برائے آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان چوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع آرم پورہ سنگھ پورہ میں ہی مسلسل طور رہائش پذیر ہے۔ مزید سائل مذکور کا والد مسمی محمد رمضان ڈار پسر مرحوم علی محمد ڈار مورخہ 30/01/2021 کو فوت ہو چکا ہے جسکے نسبت سائل مذکور اپنے حق میں Death سرٹیفکیٹ برائے وراثت انتقال حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ لہٰذا اگر اس بارے میں کسی شخص کو کوئی اعتراض ہو تو سات دن کے اندر یوم دفتر ہذا میں اپنا اعتراض پیش کریں، معیاد گزرنے کے بعد کوئی اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

اتر ریلوے

ٹینڈر نوٹس نمبر 8/2024-2025 مورخہ 20-06-2024

سٹور کی سپلائی کیلئے طلبی ٹینڈر

الیکٹرونک ٹینڈرنگ سسٹم کے تحت

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ڈپٹی چیف میٹریل منیجر، شمالی ریلوے، سٹور ڈپو، مکینیکل کارخانہ، امرتسر کے ذریعہ بیوپاریوں سے مندرجہ ذیل آئٹموں کیلئے ای۔ٹینڈرز طلب کئے جاتے ہیں:۔

ٹینڈر کھلنے کی تاریخ	مقدار	مال کی تفصیلات	ٹینڈر نمبر	نمبر شمار
23-07-2024	1 Nos.	EOT Crance, Capacity-10 Ton as per ASRW Specifications (Bid Document par-II) including Maintenance spares as per schdule-IV, maintenance Tools as per Schdule-V and leading parameter of crane & Additional Spares as per Schedule-II	62245082B	1
18-07-2024	1 Nos.	EOT Crance, Capacity-05 Ton as per ASRW Specifications (Bid Document par-II) including Maintenance spares as per schdule-IV, maintenance Tools as per Schdule-V and leading parameter of crane & Additional Spares as per Schedule-II	62245083B	2

ٹینڈر شرائط: ireps کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے۔ ... ٹینڈر میں حصہ لینے اور رجسٹریشن کرانے کیلئے بھارت سرکار آئی ٹی ایکٹ 2000 کے تحت ... کلاس III ڈیجیٹل سرٹیفکیٹ (اگر پہلے سے حاصل نہیں کیا ہے) حاصل کرنا ہوگا۔ ... ٹینڈر منظور نہیں کی جائے گی۔

1864/2024

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER (R&B) DIVISION TANGMARG.

NOTICE INVITING E-TENDER (MACADAM WORKS)

NIT No: 03/R&B of 2024-25 Dated:12-06-2024

For and on behalf of the Lt. Governor, UT J&K, e-tenders (In single cover system) are invited on Percentage basis from approved and eligible Contractors registered with J&K Govt.,CPWD,Railwaysand otherState/CentralGovernmentsforthe followingworks:-

S.No	Name of Work	Advt. Cost	Cost	E/M	Time	MH	Class	PA
1	Macadamization of link road at Chopan Mohalla Darulaloom Chichiloora Kawarhama.	9.71	600/-	19420/-	5 days	C&T	D/C	R&B Deptt.
2	Macadamization of link road at Dhobiwan Colony at Tangmarg	9.87	600/-	19740/-	5 days	C&T	D/C	R&B Deptt.
3	Macadamization of link road from Masjid sharief Karshan Lalpora Wanikhal Bujwader.	9.71	600/-	19420/-	5 days	C&T	D/C	R&B Deptt.
4	Up-gradation of Mirchipora Kilwara road incl. inner link Kalipora Chanpora.	79.12	1600/-	158240/-	15 days	C&T	AAY	R&B Deptt.
5	Up-gradation of Narbal Tangmarg road at different spots.	98.56	1600/-	197120/-	15 days	C&T	AAY	R&B Deptt.

Position OfAAA:- Accorded

Position of T.S:- Accorded

Positionoffunds:- committed

1. The Bidding documents Consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Drawings, bill of quantities (B.O.Q),Set of terms and conditions of contract and other details can be viewed/downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.in as per schedule of dates given below-

1	Date of Issue of Tender Notice	12-06-2024
2	Period of downloading of bidding documents	15-06-2024
3	Bid submission Start Date	15-06-2024
4	Bid Submission End Date	24-06-2024 4:00 PM
5	Date & time of opening of Bids (Online)	25-06-2024 11:00 AM

2. Bids must be accompanied with cost of Tender document in shape of Treasury Challan (Dated between bid submission start date and bid submission end date) with NIT No., Serial No. and name of work to be deposited in M.H. 0059 in favour of Executive Engineer R&B Division Tangmarg (tender inviting authority)

3. All the bidders must upload Earnest money /Bid security equal to 2% of advertised cost in the shape of CDR/FDR/BG pledged to Executive Engineer R&B Division Tangmarg (tender receiving authority)(The Date of earnest money/Bid security should be between the Bid submission start date and Bid submission End date, otherwise bids shall be rejected).

4. The Successful bidder will have to provide performance security @ 5% of contract value in the form of CDR/FDR/BG pledged to Executive Engineer R&B Division Tangmarg (tender receiving authority)as per rule-171 (I) of GFR 2017. The earnest money/ Bid security @2% shall be released to thesuccessful bidder only on receipt ofPerformance Security @ 5% of Contract value which shall be released after successful completion of DLP /maintenance period.

Sd/-
Executive Engineer
R&B Division Tangmarg.

DIPK-1529/24
Dtd. 20-06-2024

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER (R&B) DIVISION AWANTIPORA

NOTICE INVITING E-TENDER

NIT No:06/EEA/RNB of 2024-25/1551-61 Dated:12/06/2024

For and on behalf of the President of India, e-tenders are being invited on an item rate basis/percentage age basis (as applicable) from approved and eligible Contractors registered with the J&K Government, CPWD, Railways, and other State/Central Governments for the following works:

S.No	Name of Work	Advt. Cost	Cost	EMD	Time	MH	Class	AAA No:
1.	Macadamization of interior roads at Pampore.	34.00	1100/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	AAY, BEE	08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024
2	Macadamization of karnabal link road.	14.58	800/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	BEE, CEE, DEE	08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024
3	Macadamization of interior roads of kadlabal across Bridge.	19.487	800/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	BEE, CEE	08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024
4	Macadamization of court road Pampore incl. Baitul uloom tanchibagh Pampore.	13.61	600/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	BEE, CEE, DEE	08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024
5	Macadamizationof interior roads of khrew.	29.16	1100/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	AAY, BEE	08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024
6	Macadamization of interior roads ofwuyun.	19.48	800/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	BEE, CEE	08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024
7	Macadamization of link road from PMGSY road Zantrag Bilal colony Nagender.	14.53	600/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	BEE, CEE, DEE	08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024
8	Macadamization of porkibal interior road.	9.66	600/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	BEE, CEE, DEE	08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024
9	Macadamization of interior road Dussu.	9.72	600/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	CEE, DEE	08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024
10	Upgradation of lalbab road near lablab asthan near chandhara Pampore.	14.62	800/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	BEE, CEE, DEE	08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024
11	Macadamization of Pampore yashnambal zaffron colony via valeey model school.	14.59	800/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C&T (2024-25)	BEE, CEE, DEE	08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024
12	Macadamization of befina balhama road incl. Allied links.	14.57	800/-	2% of Adv cost	7 (Working Days)	C& (2024-25)	BEE, CEE, DEE	08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024

Position of AAA: Accorded Vide no: 08SE/PS of 2024-25 dated 12-06-2024

Position of funds Available

The bidding documents, which would include qualifying information, eligibility criteria, specifications/drawings, a bill of quantities (B.O.Q), a set of contract terms and conditions, and other details, can be viewed/downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.in on the dates listed below: -

1 Date of Issue of Tender Notice 13/06/2024
2 Period of downloading of bidding documents 14/06/2024from10.00AM.
3 Bid submission Start Date 14/06/2024from11.00AM.
4 Bid submission End Date 27/06/2024 upto4.00 PM.
5 Date & time of opening of Bids (Online) 28/06/2024at 11:00 AMintheoffice ofExecutiveEngineerR&B DivisionAwantipora

1. Bids must be accompanied by a Treasury Challan (dated between the bid submission start date and the Bid Submission End date) deposited in M.H. 0059 in the name of Executive Engineer R&B Division Awantipora (tender inviting authority) as the cost of the tender document.

2. At the time of tendering, all bidders must upload earnest money/bid security equal to 2% of the Advertised Cost in the form of CDR/FDR/BG pledged to the tender receiving authority, i.e. Executive Engineer R&B Division Awantipora. The successful bidder will have to provide Performance Security @ 5% at the time of contract award, strictly in accordance with the Government's circular instructions from time to time. The earnest money/bid security of 2% will be released to the successful bidder only after the submission of a Performance Security of 5% of the total cost, which will be released after successful completion of the DLP/Maintenance Period.

All other terms and conditions shall be available in website www.jktenders.gov.in

Sd/-
Executive Engineer,
R&B Division Awantipora

DIPK-1456/24
Dtd. 20-06-2024

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن

بھارت ہی نہیں ساری دنیا کے مسلمان تعلیم میں پیچھے ہیں

تحریر: غوث سیوانی،

مسلمان ساری دنیا میں پسماندہ کیوں ہیں؟ مغربی ممالک ان پر حکمرانی کیوں کر رہے ہیں؟ مسلم ممالک میں جمہوریت کے بجائے مغرب کی کٹھ پتلی سرکاریں کیوں آتی ہیں؟ تیل، عرب ملکوں میں نکلتا ہے اور اس کی قیمت مغربی ممالک طے کرتے ہیں، ایسا کیوں؟ ان تمام سوالوں کا جواب یہ ہے کہ مسلمان تعلیم میں پیچھے ہیں جبکہ سائنس وٹیکنالوجی کے میدان میں یوروپی ممالک چھائے ہوئے ہیں۔ آج دنیا پر وہی راج کرتا ہے جس کے پاس علم اور سائنس وٹیکنالوجی کی دولت ہوتی ہے۔ آج مسلمان ممالک میں تیل پیدا ہوتا ہے اور اس سے حاصل شدہ دولت عیش وآرام پر خرچ کی جاتی ہے مگر تعلیم اور سائنس وٹیکنالوجی پر خرچ نہیں کی جاتی۔ عرب ممالک چاہیں تو دنیا میں علمی انقلاب لاسکتے ہیں مگر وہ عوام کو تعلیم یافتہ نہیں بنانا چاہتے ہیں۔ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ بائیس عرب ملکوں میں جس قدر ترجمہ اور تالیف کے کام ہوتے ہیں اس سے زیادہ صرف یوروپ کے ایک چھوٹے سے ملک یونان میں ہوتے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق پوری عرب دنیا میں سالانہ تین سو کے قریب کتابوں کا ترجمہ ہوتا ہے جب کہ صرف یونان میں اس کا پانچ گنا زیادہ ترجمے کا کام ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ عرب ملکوں میں ترجمہ کی جانے والی کتابوں میں مذہبی اور مسلکی نوعیت کی کتابیں بڑی تعداد میں ہوتی ہیں۔ سائنس، ٹکنالوجی اور ماڈرن علوم پر جو کام ہوتا ہے وہ تقریباً صفر ہے۔

تعلیمی اداروں کی کمی

دنیا کے 57 مسلم ممالک جو کہ آرگنائزیشن آف اسلامک کوآپریشن (OIC) کے ممبر ہیں ان میں کل 600 سے کم یونیورسٹیاں ہیں، جب کہ اکیلے بھارت میں 8407 چھوٹی بڑی یونیورسٹیاں ہیں اور امریکہ میں 5758 یونیورسٹیاں ہیں۔ او آئی سی کی آبادی 1.4 billion سے زیادہ ہے۔ اسی کے ساتھ ایک مایوس کن سچائی یہ بھی ہے کہ 2004ء میں شنگھائی کی جیاؤ تونگ یونیورسٹی نے دنیا کی 500 ٹاپ یونیورسٹیوں کی رینکنگ کی تھی مگر مسلم ورلڈ کی ایک بھی یونیورسٹی اس میں جگہ نہیں حاصل کرسکی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلم ورلڈ میں تعلیم کا معیار کیا ہے؟ یہ بھی خیال رہے کہ مسلم ممالک کی یونیورسٹیوں میں جدید علوم سے زیادہ اسلام، عربی اور لٹریچر پر توجہ دی جاتی ہے۔ حالانکہ اسے خالص اسلامی علم کہنا بھی مناسب نہیں ہوگا کیونکہ ان ممالک کے اسلامی علوم پر بھی مسلک حاوی ہے۔ جہاں ایران جیسے ممالک کی یونیورسٹیوں میں شیعیت پر زور دیا جاتا ہے وہیں سعودی عرب جیسے ممالک میں سلفیت پر زور رہتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان، دوسرے مسلمانوں کو گمراہ اور صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا سمجھتے ہیں اور یہ شدت پسندی یہاں کے فارغین کے ذریعے مزید آگے بڑھ رہی ہے۔ دوسری طرف افغانستان اور افریقی ممالک خواندگی میں عالمی سطح پر سب سے زیادہ پسماندہ ہیں۔

دنیا کی ٹاپ یونیورسٹیاں اور مسلم دنیا

اس وقت دنیا بھر میں سب سے بہتر امریکہ اور برطانیہ کی یونیورسٹیاں ہیں۔ دنیا کی بیس ٹاپ یونیورٹیوں میں 19 انگریزی بولنے والے ممالک میں ہیں۔ صرف ایک ETC Zurich اس سے باہر کی ہے۔ یہ سوئزرلینڈ کی یونیورسٹی ہے۔ ایشیا کی سب سے اعلیٰ یونیورسٹی، یونیورسٹی آف ہانگ کانگ، عالمی رینکنگ میں 23ویں نمبر پر ہے جب کہ آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی 24ویں اور نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور 25ویں مقام پر ہے۔ یونیورسٹی آف انڈونیشیا دنیا کی ٹاپ 300 یونیورسٹیوں میں شامل ہے مگر اس کا معیار دن بدن گرتا جا رہا ہے اور یہ 217 نمبر سے کھسک کر 273ویں نمبر پر آگئی ہے۔

مسلمانوں میں خواندگی کی شرح

دنیا بھر کے مسلمانوں میں صرف چالیس فیصد خواندہ ہیں، باقی 60 فیصد ان پڑھ ہیں۔ جو چالیس فیصد خواندہ ہیں ان میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو صرف اپنا دستخط کرسکتے ہیں۔ جب کہ 2005ء کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں 78 فیصد عیسائی پڑھے لکھے ہیں۔ 17 مسلم ممالک میں آدھی سے زیادہ بالغ آبادی پڑھنا لکھنا نہیں جانتی ہے۔ ان ممالک میں ان پڑھوں میں 70 فیصد مسلم خواتین شامل ہیں۔ تیونس کو مرکز بنا کر کام کرنے والے ادارے Alecso کی ایک رپورٹ کے مطابق عرب ممالک میں ہر تین میں سے ایک شخص ناخواندہ ہے جب کہ خواتین میں سے پچاس فیصد پڑھنا لکھنا بالکل نہیں جانتی ہیں۔

مسلم بچوں کی ایک بڑی تعداد آج بھی اسکول نہیں جاتی اور سترہ OIC ممالک میں لگ بھگ 60 فیصد بچے پرائمری سطح پر ہی اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔ 57 مسلم ممالک میں صرف 26 ملک ایسے ہیں جہاں لڑکوں اور لڑکیوں کے اسکول جانے کا تناسب برابر برابر ہے۔

سعودی عرب میں تعلیم کی ابتر حالت

سعودی عرب میں خواندگی پر زور دیا جا رہا ہے مگر تعلیم پر نہیں۔ نتیجے کے طور پر یہاں خواندگی کی شرح 86 فیصد تک پہنچ گئی ہے اور بعض رپورٹوں میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہاں خواندگی کی شرح 96 فیصد ہے مگر تعلیم کا معیار اس قدر معمولی ہے کہ دنیا کے کسی ملک سے اس کا موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں تک کہ سعودی عرب میں کام کرنے والے ہندوپاک کے لوگ یہاں اپنے بچوں کی تعلیم کے تعلق سے فکرمند رہتے ہیں۔ یہاں اسکولی نصاب میں دینی یا مسلکی میٹریل غالب ہے۔ قرآن کی اشاعت پر ہر سال حکومت کی طرف سے کئی ملین ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں مگر مختلف علوم کی طرف سرکار کی کس قدر توجہ ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پورے ملک میں صرف 250 پبلک لائبریریاں ہیں اور ان میں بھی 2006ء تک خواتین کا داخلہ ممنوع تھا۔ یہاں سائنسی موضوعات پر ریسرچ وتحقیق زیرو ہے۔ حالانکہ سعودی عرب کی دولت سے دنیا بھر میں ہزاروں دینی مدرسے پروان چڑھ رہے ہیں نیز امریکہ ویوروپ کے بینک آباد ہیں۔ تیل پیدا کرنے والے ممالک کے پاس اس قدر دولت ہے کہ وہ چاہیں تو دنیا بھر میں اعلیٰ معیار کی ہزاروں یونیورسٹیاں کھڑی کردیں مگر آج تک انھوں نے ڈھنگ کا پرائمری سکول بھی قائم نہیں کیا۔

پاکستان میں مسلمانوں کی علمی حیثیت

پاکستان میں بھی تعلیمی شرح اچھی نہیں ہے اور شہروں کے مقابلے دیہاتوں میں زیادہ تعلیمی پسماندگی ہے۔ یہ دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جہاں لٹریسی کی شرح سب سے کم ہے۔ پاکستان کی وزارت تعلیم کی ایک رپورٹ کے مطابق یہاں 63 فیصد افراد خواندہ ہیں۔ خواندگی کی شرح الگ الگ علاقوں میں مختلف ہے۔ اسلام آباد میں جہاں 96 فیصد ہے خواندگی کی شرح، وہیں کوہلو ضلع میں یہ محض 28 فیصد ہے جو پاکستان کا سب کم خواندہ ضلع ہے۔ قانونی طور پر 5 سے 16 سال کی عمر کے بچوں کے لئے تعلیم لازمی ہے جس کا انتظام سرکار کے ذمہ ہے مگر اب تک یہ قانون عملی شکل میں دکھائی نہیں دیتا۔ 15 سے 25 سال کی عمر کے نوجوان لڑکوں میں خواندگی کی شرح محض 79 فیصد ہے جب کہ اس عمر کی لڑکیوں میں یہ محض 59 فیصد ہے۔ حالانکہ ساری دنیا میں تیزی سے لٹریسی ریٹ بڑھ رہی ہے اور پرانے لوگ پڑھے لکھے ہوں یا نہیں مگر نئی نسل تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ پاکستان میں نئی نسل میں بھی ایک بڑا طبقہ ناخواندہ رہ جاتا ہے۔ یہاں اسکولوں کی صورتحال سے تعلیم کی حالت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ محض 65 فیصد اسکولوں میں ہی پینے کا پانی میسر ہے اور 62 فیصد میں ٹوائلیٹ ہے۔ محض 61 فیصد اسکولوں میں باؤنڈری وال ہے جبکہ 39 فیصد اسکولوں تک ہی بجلی پہنچ پائی ہے۔ حالانکہ یہاں بھی اکثر بجلی غائب رہتی ہے۔ پاکستان کے وہ علاقے جو سیلاب یا تشدد سے متاثر ہیں وہاں لاکھوں بچوں کو اپنی تعلیم کی قربانی دینی پڑ رہی ہے۔

بھارت میں مسلمان تعلیم میں پیچھے

بھارت میں پہلی بار 2001ء میں مذہب کی بنیاد پر یہاں کے لوگوں کے اعداد وشمار سرکاری طور پر جمع کئے گئے۔ اس میں سامنے آیا کہ یہاں کے سبھی صوبوں میں مسلمان دوسرے بھارتیوں کے مقابلے تعلیم میں پسماندہ ہیں۔ یہاں قومی سطح پر مسلمانوں میں خواندگی کی شرح محض 55 فیصد ہے جب کہ عام شہریوں میں خواندگی کی شرح تقریباً 65 فیصد تھی۔ یہاں مسلم خواتین 41 فیصد خواندہ ہیں جب کہ ملک کی باقی خواتین میں یہ شرح 46 فیصد ہے۔ یہ تو قومی سطح کی بات تھی لیکن اگر گاؤں اور شہر کو الگ الگ دیکھیں تو گاؤں کے مسلمان تعلیمی طور پر زیادہ پسماندہ ہیں۔

بھارت میں اس وقت جو خواندگی کی شرح بڑھ رہی ہے اور نئی نسل پڑھ لکھ رہی ہے اس میں بھی مسلمانوں کا تناسب دوسروں کے مقابلے کم ہے۔ یہاں قومی سطح پر لٹریسی ریٹ 17 فیصد کی رفتار سے بڑھ رہی ہے جب کہ مسلمانوں کے اندر یہ محض 15 فیصد کی رفتار سے بڑھ رہی ہے۔ یہاں مسلمانوں میں ڈراپ آؤٹ ریٹ غیرمسلموں کی بہ نسبت زیادہ ہے۔ یہاں کہ تک شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب سے زیادہ مسلم طلبہ درمیان میں ہی تعلیم کا سلسلہ توڑ دیتے ہیں۔

مغرب ممالک کے مسلمان

یوروپ اور امریکہ میں جو مسلمان رہتے ہیں وہ بھی یہاں کے مقامی لوگوں کے مقابلے تعلیم اور روزگار میں پسماندہ ہیں۔ ان میں سے بیشتر تارکین وطن یا ان کے بچے ہیں۔ ڈنمارک ہجرت کرکے آنے والوں میں سے دس سال تک کے دو تہائی عرب بچے ناخواندہ پائے گئے۔ بعد میں جب ان بچوں کی تعلیم شروع ہوئی تب بھی ان کا سائنس، میتھ وغیرہ میں رجحان کم دیکھا گیا اور وہ اپنے کلاس میٹ دوسرے بچوں سے بہت پیچھے رہے۔ ممکن ہے اس کے پیچھے ان کے والدین کی کم علمی اور گھر کا ماحول بھی ذمہ دار رہا ہو۔ یہ بات صرف ڈنمارک کی نہیں ہے بلکہ یوروپ اور امریکی ممالک میں عام طور پر عرب بچے وہاں کے مقامی بچوں سے تعلیم میں پیچھے پائے گئے ہیں۔ برطانیہ میں کام کرنے والے مسلمانوں میں 33 فیصد کے پاس کوئی ڈگری نہیں ہے۔

مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کی کہانی، اعداد وشمار کی زبانی - غوث سیوانی

مسلمان ساری دنیا میں پسماندہ کیوں ہیں؟ مغربی ممالک ان پر حکمرانی کیوں کر رہے ہیں؟ مسلم ممالک میں جمہوریت کے بجائے مغرب کی کٹھ پتلی سرکاریں کیوں آتی ہیں؟ تیل، عرب ملکوں میں نکلتا ہے اور اس کی قیمت مغربی ممالک طے کرتے ہیں، ایسا کیوں؟ ان تمام سوالوں کا جواب یہ ہے کہ مسلمان تعلیم میں پیچھے ہیں جبکہ سائنس وٹیکنالوجی کے میدان میں یوروپی ممالک چھائے ہوئے ہیں۔ آج دنیا پر وہی راج کرتا ہے جس کے پاس علم اور سائنس وٹیکنالوجی کی دولت ہوتی ہے۔ آج مسلمان ممالک میں تیل پیدا ہوتا ہے اور اس سے حاصل شدہ دولت عیش وآرام پر خرچ کی جاتی ہے مگر تعلیم اور سائنس وٹیکنالوجی پر خرچ نہیں کی جاتی۔ عرب ممالک چاہیں تو دنیا میں علمی انقلاب لاسکتے ہیں مگر وہ عوام کو تعلیم یافتہ نہیں بنانا چاہتے ہیں۔ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ بائیس عرب ملکوں میں جس قدر ترجمہ اور تالیف کے کام ہوتے ہیں اس سے زیادہ صرف یوروپ کے ایک چھوٹے سے ملک یونان میں ہوتے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق پوری عرب دنیا میں سالانہ تین سو کے قریب کتابوں کا ترجمہ ہوتا ہے جب کہ صرف یونان میں اس کا پانچ گنا زیادہ ترجمے کا کام ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ عرب ملکوں میں ترجمہ کی جانے والی کتابوں میں مذہبی اور مسلکی نوعیت کی کتابیں بڑی تعداد میں ہوتی ہیں۔ سائنس، ٹکنالوجی اور ماڈرن علوم پر جو کام ہوتا ہے وہ تقریباً صفر ہے۔

تعلیمی اداروں کی کمی

دنیا کے 57 مسلم ممالک جو کہ آرگنائزیشن آف اسلامک کوآپریشن (OIC) کے ممبر ہیں ان میں کل 600 سے کم یونیورسٹیاں ہیں، جب کہ اکیلے بھارت میں 8407 چھوٹی بڑی یونیورسٹیاں ہیں اور امریکہ میں 5758 یونیورسٹیاں ہیں۔ او آئی سی کی آبادی 1.4 billion سے زیادہ ہے۔ اسی کے ساتھ ایک مایوس کن سچائی یہ بھی ہے کہ 2004ء میں شنگھائی کی جیاؤ تونگ یونیورسٹی نے دنیا کی 500 ٹاپ یونیورسٹیوں کی رینکنگ کی تھی مگر مسلم ورلڈ کی ایک بھی یونیورسٹی اس میں جگہ نہیں حاصل کرسکی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلم ورلڈ میں تعلیم کا معیار کیا ہے؟ یہ بھی خیال رہے کہ مسلم ممالک کی یونیورسٹیوں میں جدید علوم سے زیادہ اسلام، عربی اور لٹریچر پر توجہ دی جاتی ہے۔ حالانکہ اسے خالص اسلامی علم کہنا بھی مناسب نہیں ہوگا کیونکہ ان ممالک کے اسلامی علوم پر بھی مسلک حاوی ہے۔ جہاں ایران جیسے ممالک کی یونیورسٹیوں میں شیعیت پر زور دیا جاتا ہے وہیں سعودی عرب جیسے ممالک میں سلفیت پر زور رہتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان، دوسرے مسلمانوں کو گمراہ اور صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا سمجھتے ہیں اور یہ شدت پسندی یہاں کے فارغین کے ذریعے مزید آگے بڑھ رہی ہے۔ دوسری طرف افغانستان اور افریقی ممالک خواندگی میں عالمی سطح پر سب سے زیادہ پسماندہ ہیں۔

دنیا کی ٹاپ یونیورسٹیاں اور مسلم دنیا

اس وقت دنیا بھر میں سب سے بہتر امریکہ اور برطانیہ کی یونیورسٹیاں ہیں۔ دنیا کی بیس ٹاپ یونیورٹیوں میں 19 انگریزی بولنے والے ممالک میں ہیں۔ صرف ایک ETC Zurich اس سے باہر کی ہے۔ یہ سوئزرلینڈ کی یونیورسٹی ہے۔ ایشیا کی سب سے اعلیٰ یونیورسٹی، یونیورسٹی آف ہانگ کانگ، عالمی رینکنگ میں 23ویں نمبر پر ہے جب کہ آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی 24ویں اور نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور 25ویں مقام پر ہے۔ یونیورسٹی آف انڈونیشیا دنیا کی ٹاپ 300 یونیورسٹیوں میں شامل ہے مگر اس کا معیار دن بدن گرتا جا رہا ہے اور یہ 217 نمبر سے کھسک کر 273ویں نمبر پر آگئی ہے۔

مسلمانوں میں خواندگی کی شرح

دنیا بھر کے مسلمانوں میں صرف چالیس فیصد خواندہ ہیں، باقی 60 فیصد ان پڑھ ہیں۔ جو چالیس فیصد خواندہ ہیں ان میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو صرف اپنا دستخط کرسکتے ہیں۔ جب کہ 2005ء کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں 78 فیصد عیسائی پڑھے لکھے ہیں۔ 17 مسلم ممالک میں آدھی سے زیادہ بالغ آبادی پڑھنا لکھنا نہیں جانتی ہے۔ ان ممالک میں ان پڑھوں میں 70 فیصد مسلم خواتین شامل ہیں۔ تیونس کو مرکز بنا کر کام کرنے والے ادارے Alecso کی ایک رپورٹ کے مطابق عرب ممالک میں ہر تین میں سے ایک شخص ناخواندہ ہے جب کہ خواتین میں سے پچاس فیصد پڑھنا لکھنا بالکل نہیں جانتی ہیں۔

مسلم بچوں کی ایک بڑی تعداد آج بھی اسکول نہیں جاتی اور سترہ OIC ممالک میں لگ بھگ 60 فیصد بچے پرائمری سطح پر ہی اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔ 57 مسلم ممالک میں صرف 26 ملک ایسے ہیں جہاں لڑکوں اور لڑکیوں کے اسکول جانے کا تناسب برابر برابر ہے۔

سعودی عرب میں تعلیم کی ابتر حالت

سعودی عرب میں خواندگی پر زور دیا جا رہا ہے مگر تعلیم پر نہیں۔ نتیجے کے طور پر یہاں خواندگی کی شرح 86 فیصد تک پہنچ گئی ہے اور بعض رپورٹوں میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہاں خواندگی کی شرح 96 فیصد ہے مگر تعلیم کا معیار اس قدر معمولی ہے کہ دنیا کے کسی ملک سے اس کا موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں تک کہ سعودی عرب میں کام کرنے والے ہندوپاک کے لوگ یہاں اپنے بچوں کی تعلیم کے تعلق سے فکرمند رہتے ہیں۔ یہاں اسکولی نصاب میں دینی یا مسلکی میٹریل غالب ہے۔ قرآن کی اشاعت پر ہر سال حکومت کی طرف سے کئی ملین ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں مگر مختلف علوم کی طرف سرکار کی کس قدر توجہ ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پورے ملک میں صرف 250 پبلک لائبریریاں ہیں اور ان میں بھی 2006ء تک خواتین کا داخلہ ممنوع تھا۔ یہاں سائنسی موضوعات پر ریسرچ وتحقیق زیرو ہے۔ حالانکہ سعودی عرب کی دولت سے دنیا بھر میں ہزاروں دینی مدرسے پروان چڑھ رہے ہیں نیز امریکہ ویوروپ کے بینک آباد ہیں۔ تیل پیدا کرنے والے ممالک کے پاس اس قدر دولت ہے کہ وہ چاہیں تو دنیا بھر میں اعلیٰ معیار کی ہزاروں یونیورسٹیاں کھڑی کردیں مگر آج تک انھوں نے ڈھنگ کا پرائمری سکول بھی قائم نہیں کیا۔

پاکستان میں مسلمانوں کی علمی حیثیت

پاکستان میں بھی تعلیمی شرح اچھی نہیں ہے اور شہروں کے مقابلے دیہاتوں میں زیادہ تعلیمی پسماندگی ہے۔ یہ دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جہاں لٹریسی کی شرح سب سے کم ہے۔ پاکستان کی وزارت تعلیم کی ایک رپورٹ کے مطابق یہاں 63 فیصد افراد خواندہ ہیں۔ خواندگی کی شرح الگ الگ علاقوں میں مختلف ہے۔ اسلام آباد میں جہاں 96 فیصد ہے خواندگی کی شرح، وہیں کوہلو ضلع میں یہ محض 28 فیصد ہے جو پاکستان کا سب کم خواندہ ضلع ہے۔ قانونی طور پر 5 سے 16 سال کی عمر کے بچوں کے لئے تعلیم لازمی ہے جس کا انتظام سرکار کے ذمہ ہے مگر اب تک یہ قانون عملی شکل میں دکھائی نہیں دیتا۔ 15 سے 25 سال کی عمر کے نوجوان لڑکوں میں خواندگی کی شرح محض 79 فیصد ہے جب کہ اس عمر کی لڑکیوں میں یہ محض 59 فیصد ہے۔ حالانکہ ساری دنیا میں تیزی سے لٹریسی ریٹ بڑھ رہی ہے اور پرانے لوگ پڑھے لکھے ہوں یا نہیں مگر نئی نسل تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ پاکستان میں نئی نسل میں بھی ایک بڑا طبقہ ناخواندہ رہ جاتا ہے۔ یہاں اسکولوں کی صورتحال سے تعلیم کی حالت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ محض 65 فیصد اسکولوں میں ہی پینے کا پانی میسر ہے اور 62 فیصد میں ٹوائلیٹ ہے۔ محض 61 فیصد اسکولوں میں باؤنڈری وال ہے جبکہ 39 فیصد اسکولوں تک ہی بجلی پہنچ پائی ہے۔ حالانکہ یہاں بھی اکثر بجلی غائب رہتی ہے۔ پاکستان کے وہ علاقے جو سیلاب یا تشدد سے متاثر ہیں وہاں لاکھوں بچوں کو اپنی تعلیم کی قربانی دینی پڑ رہی ہے۔

بھارت میں مسلمان تعلیم میں پیچھے

بھارت میں پہلی بار 2001ء میں مذہب کی بنیاد پر یہاں کے لوگوں کے اعداد وشمار سرکاری طور پر جمع کئے گئے۔ اس میں سامنے آیا کہ یہاں کے سبھی صوبوں میں مسلمان دوسرے بھارتیوں کے مقابلے تعلیم میں پسماندہ ہیں۔ یہاں قومی سطح پر مسلمانوں میں خواندگی کی شرح محض 55 فیصد ہے جب کہ عام شہریوں میں خواندگی کی شرح تقریباً 65 فیصد تھی۔ یہاں مسلم خواتین 41 فیصد خواندہ ہیں جب کہ ملک کی باقی خواتین میں یہ شرح 46 فیصد ہے۔ یہ تو قومی سطح کی بات تھی لیکن اگر گاؤں اور شہر کو الگ الگ دیکھیں تو گاؤں کے مسلمان تعلیمی طور پر زیادہ پسماندہ ہیں۔

بھارت میں اس وقت جو خواندگی کی شرح بڑھ رہی ہے اور نئی نسل پڑھ لکھ رہی ہے اس میں بھی مسلمانوں کا تناسب دوسروں کے مقابلے کم ہے۔ یہاں قومی سطح پر لٹریسی ریٹ 17 فیصد کی رفتار سے بڑھ رہی ہے جب کہ مسلمانوں کے اندر یہ محض 15 فیصد کی رفتار سے بڑھ رہی ہے۔ یہاں مسلمانوں میں ڈراپ آؤٹ ریٹ غیر مسلموں کی بہ نسبت زیادہ ہے۔ یہاں کہ تک شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب سے زیادہ مسلم طلبہ درمیان میں ہی تعلیم کا سلسلہ توڑ دیتے ہیں۔

مغرب ممالک کے مسلمان

یوروپ اور امریکہ میں جو مسلمان رہتے ہیں وہ بھی یہاں کے مقامی لوگوں کے مقابلے تعلیم اور روزگار میں پسماندہ ہیں۔ ان میں سے بیشتر تارکین وطن یا ان کے بچے ہیں۔ ڈنمارک ہجرت کرکے آنے والوں میں سے دس سال تک کے دو تہائی عرب بچے ناخواندہ پائے گئے۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Bajaj Allianz Health Guard Policy helps you stay on guard financially so that you and your family members are always safe from uncertain medical events.

Key Features & Benefits

Pre and Post-Hospitalization Expenses

Preventive Health Check-Up

Recharge Benefit

Super Cumulative Bonus (Platinum Plan)

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23212V062223 | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0015/15-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,